صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 5 مارچ 2009ء بمطابق 7 ربیع الاوّل 1430 ہجری صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَلۡتَنظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ ۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ O وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ نَسُواْ ٱللَّهَ فَأَنسَىٰهُمۡ أَنفُسَهُمۡ ۚ أُوْلَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَـٰسِقُونَ O لَا يَسۡتَوِىٓ أَصۡحَـٰبُ ٱلنَّارِ وَأَصۡحَـٰبُ ٱلۡجَنَّةِ ۚ أَصۡحَـٰبُ ٱلۡجَنَّةِ هُمُ ٱلۡفَآئِزُونَ O لَوۡ أَنزَلۡنَا هَـٰذَا ٱلۡقُرۡءَانَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيۡتَهُۥ خَـٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡيَةِ ٱللَّهِ ۚ وَتِلۡكَ ٱلۡأَمۡثَـٰلُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُونَ O

(ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص یہ دیکھ لے کہ کل قیامت کے لئے اس نے کیا اعمال بھیجے ہیں؟ اور ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تمھارے سب اعمال سے باخبر ہے اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے اللہ کے احکامات کو بھلا دیا۔ تو اللہ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا اور ایسے ہی لوگ نافرمان فاسق ہوتے ہیں۔ اہل جہنم اور اہل جنت (باہم) برابر نہیں۔ جو اہل جنت ہیں، وہی کامیاب ہیں۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تو دیکھتا کہ خوف الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جزاک اللہ۔ سب معزز ممبران صاحبان سے ریکویسٹ کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ کل ہم ٹھیک دس بجے Sitting شروع کریں گے، تمام ممبران سے گزارش ہے، بار بار میں یہ التجاء کرتا رہا ہوں، پرسوں بھی میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر سپیکر صاحب سے یہی بات کی تھی، انشاء اللہ کل دس بجے، تمام معزز منسٹر صاحبان سے بھی، ممبران صاحبان سے بھی اور جتنے بھی ہمارے آفیسرز ہیں پراونشل اسمبلی کے، ان سے بھی یہ درخواست ہے کہ دس بجے یہاں، Positively they should be present in the Assembly Hall. Thank you very much.

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Acting Speaker: Item No. 2: 'Questions' Hour'. Question No. 175, Muhammad Ali, honourable MPA. Not present. Question No. 201, Musarrat Shafi Advocate, honourable MPA.

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

* 201 ۔ محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ جناح لائبریری کوہاٹ کی جگہ جناح پلازہ تعمیر کیا گیا ہے;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پلازہ میں تعمیر شدہ مکانات کی بولی کے وقت ان کے جو سائز مقرر تھے یعنی 20x13، اسکو کم کر کے 18x11 کیا گیا ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پلازہ میں دکانات کے سائز میں 2 سے 3 فٹ کمی کر کے دو اضافی دکانات تعمیر کی گئیں جس کی رقم تحصیل انتظامیہ کی ملی بھگت سے خرد برد کی گئی;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ پلازہ کی تعمیر کے بابت غیر جانبدار طریقے سے انکوائری کرنے اور اس میں ملوث افراد کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا، نیز من پسند ٹھیکیدار کو 'لیز' پر دیئے گئے ٹھیکہ منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) 20x13 دکان کا سائز درست نہیں ہے اور نیلامی کے وقت مجوزہ (proposed) نقشہ کے مطابق دکان کا سائز 10x14 تھا۔ تفصیل اور فائنل نقشہ برائے تعمیر پلازہ کے مطابق فی دکان کا سائز 2.9x4.3M جس سے 91/4x14 فٹ سائز بنتا ہے جو کہ موقع پر تعمیر کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں کہ دکانات کے سائز میں 2 سے 3 فٹ کمی کی گئی ہے تاہم فائنل نقشہ کے مطابق 'گراؤنڈ فلور' اور 'بیسمنٹ' میں چھوٹے سائز کی ایک ایک دکان کا اضافہ ہوا ہے جس کا سائز 6 ½x14

فٹ ہے جو کہ 'ایگریمنٹ بی او ٹی' کے مطابق الاٹ کی گئی ہیں، جس سے کرایہ کی مد میں ٹی ایم اے کوہاٹ کی آمدن میں اضافہ ہوا۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ (ب) و (ج) کے جوابات اثبات میں نہیں ہیں۔ جہاں تک پلازہ کی تعمیر کے بابت غیر جانبدار انکوائری کرنے اور اس میں ملوث افراد کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ ممبر صوبائی لوکل گورنمنٹ کمیشن (جناب منصور طارق) کے ذریعے انکوائری کی گئی جس کی روشنی میں ذمہ دار افراد کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جا چکی ہے۔ جہاں تک پلازہ کا ٹھیکہ من پسند ٹھیکیدار کو 'لیز' پر دینے کا تعلق ہے، اس سلسلے میں بھی کارروائی زیر غور ہے۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ جی زما خپل سوالونه چه کوم دی، وزیر بلدیات حوالے سره دی نو د دے متعلق زهٔ مطمئنه یمه، صرف یو ریکویسټ کوم چه د دے سلسله کښے کومه انکوائری روانه ده، هغه د زر تر زره اوشی او Complete د شی او منظر عام باندے د راشی۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question by any honourable Member in this regard?

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زهٔ شکر گزار یم چه دوئ دا کوئسچن اوکړو۔ زهٔ د انفارمیشن د پاره دا عرض کوم چه Already انکوائری شوے ده او Concerned افسران چه دی، هغه Suspend شوی هم دی او د تحصیل ناظم هم Suspend شوے دے او هغه بیا هائیکورټ ته تلے دے، Stay ئے پرے اغستے ده، انکوائری پرے روانه ده۔ مونږ به د هغوی خلاف سخت ایکشن اخلو۔

جناب قائم مقام سپیکر: تھینک یو۔ آپ اس سے مطمئن ہیں؟ منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے، You are satisfied?

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: ہاں جی۔

Mr. Acting Speaker: Thank you.

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! پوائنټ آف آرډر۔ جناب، د میډیا ملگرو واک آؤټ کړے دے، دا زمونږ ملگری دی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب، لودھی صاحب او مفتی کفایت صاحب، تاسو ور شئ۔ ٹھیک شوہ جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب! اجازت دے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: اجازت دے۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: تاسو تشریف۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: دا بشیر خان د اختیار ما لہ را کڑی۔

جناب قائم مقام سپیکر: تاسو تہ اختیار دے جی۔ کوئسچن نمبر 332: جی عدنان خان صاحب۔

* 332۔ جناب عدنان خان: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت میں ضلع بنوں میں ٹاؤن I اور ٹاؤن II میں گلیوں اور نالیوں کی تعمیر کی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ٹاؤن I اور II میں کل کتنی گلیاں اور نالیاں کہاں کہاں پر تعمیر کی گئی ہیں اور ان پر کل کتنی لاگت آئی ہے؛

(ii) آیا گلیوں کی تعمیر کے وقت پرانی گلیاں موجود تھیں اور کیا انکی نشاندہی سائٹ پلان میں کی گئی تھی، تفصیل فراہم کی جائے ؟

سینیئر وزیر (بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) بمطابق تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن بنوں گزشتہ حکومت میں ضلع بنوں میں ٹاؤن I کیلئے سال 05-2004 میں گلیوں اور نالیوں کی تعمیر / مرمت کی گئی جن کیلئے 3.963 ملین کی رقم دی گئی تھی۔

(ii) سابقہ ادوار میں گلیاں اور نالیاں کچی تھیں سوائے ایک کے جو کہ پختہ تھی، جس کی دوبارہ مرمت کر کے ٹھیکیدار کو صرف 'لیبر چارجز' دیئے گئے ہیں، جن دیہات میں گلیاں اور نالیاں تعمیر کی گئی ہیں۔ انکی تفصیل درجہ ذیل ہے:

(1) گاؤں کفشی خیل وہنجل نواب۔

(2) گڑھی شیر احمد ونزد تبلیغی مسجد پرانا۔

(3) کوٹکہ شریف شاہ۔

(4) کوٹکہ غلام قادر اور فاطمہ خیل۔

(5) بھنگی بستی، جامن روڈ اور ریلوے روڈ۔

جناب عدنان خان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، زما سوال د بلدیاتو محکمے سرہ تړلے وو خو زۂ د دے نہ مطمئن نہ یم ځکہ پہ دیکښے ما دا غوښتلی وو چہ پہ دیکښے دا ګلیانے پہ ټاؤن I او پہ ټاؤن II کښے پہ بنوں کښے جوړے شوی دی، هغہ پہ کوم کوم ځایونو کښے دی؟ دوئ یو Lump sum figure راغستے دے چہ فلانی کلی کښے او فلانی ځائے کښے دی، لکہ د دے تفصیل دوئ نہ دے ورکړے۔ دویمہ خبرہ دا دہ چہ پہ دیکښے ما دا سوال کړے وو چہ هغے کښے کلہ ګلیانے جوړیدلے نو اول نہ هلتہ کښے زړے ګلیانے خو وے، نو هغہ پہ سائٹ پلان کښے نشاندهی شوے وہ او کہ نہ وہ شوے؟ نو د هغے جواب هم پہ دیکښے نشتہ، ځکہ چہ د هغے Cost ځان لہ جدا وی او دا نوے چہ جوړیږی نو د هغے ځان لہ جدا وی، نو چہ ما تہ Kindly پہ دے باندے دغہ اوشی او زۂ خو دا وایم چہ دا د کمیټئ تہ ریفر شی۔ پہ دیکښے د پینځو کالو یو غوبل دے او ډیر ګند دے پکښے، نو زۂ دا وایم چہ دا بہ کمیټئ کښے مونږہ باریک طور باندے د دے Scrutiny اوکړو۔ پہ دیکښے ډیر زیات غبن شوے دے او پہ دیکښے د حکومت Resources تہ ډیر زیات نقصان رسیدلے دے پہ تیرو پینځو کالو کښے، نو زۂ دا خواست کوم چہ دا د کمیټئ تہ ریفر شی نو کمیټئ کښے بہ مونږہ پہ دے باندے مکمل بحث اوکړو۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر بشیر بلور صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): زما آنر یبل ممبر صاحب چہ کومہ خبرہ اوکړہ، دوئ د دا کوئسچن اوکوری، "آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت میں ضلع بنوں کے ٹاؤن I اور ٹاؤن II میں گلیوں اور نالیوں کی تعمیر کی گئی تھی"، جواب دے چہ "جی ہاں"۔ دا (ب) کښے هغہ وائی چہ "ٹاؤن I اور ٹاؤن II میں کل کتنی گلیاں اور نالیاں کہاں کہاں پر تعمیر کی گئی ہیں اور ان پر کل کتنی لاگت

آئی ہے"، نو جواب کښنے دا وائی چه "بمطابق تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن بنوں گزشتہ دور حکومت میں ضلع بنوں میں ٹاؤن I کیلئے سال 05-2004 میں گلیوں اور نالیوں کی تعمیر / مرمت کی گئی جن کیلئے انتالیس لاکھ روپے کی رقم خرچ کی گئی"، نو پیسے هم ملاؤ شوے چه دوئ څومره وئیلے دی چه "آیا گلیوں کی تعمیر کے وقت پرانی گلیاں موجود تھیں اور کیا ان کی نشاندہی سائٹ پلان میں کی گئی تھی، تفصیل فراہم کی جائے"، تفصیل ورسره شته جی چه کوم یو کلی کښنے او په کوم ځائے کښنے کار شوے دے۔ صرف دا مقصد دے، زۀ پرے پوهه یم جی، دا زمونږ هم داسے کیږی چه چرته مونږ یو 'سټریټ' باره کښنے وایو چه دا دوباره جوړوؤ نو هغه زړے خښتے چه دی نو هغه اولګی نو خلق دا وائی چه د زړو خښتو پیسے دوئ پوره واغستے او خښتے ئے زړے اولګولے، نو په دے وجه باندے هر یو ایم پی اے دا Feel کوی، د علاقے خلق Feel کوی او دا پته نه وی چه دا پیسے صرف د مرمت د پاره ورکړے شوی دی، هغه نوے سټریټ د پاره ئے نه وی ورکړے۔ زمونږ د ورور صرف دیکښنے دا ګله ده چه د دوئ زیاتے کوشے داسے دی چه هغوی زړے خښتے لګولی دی او هغے باندے پیسے زیاتے اغستے شوی دی خو هغه تاسو تفصیل اوګورئ، دیکښنے دا کلے هم شته او د دے دا ټوټل خرچه هم شته، نو دے د ما سره کښنینی که د دوئ څه پرابلم وی، زۀ او سیکرټری صاحب به هم کښنینو، د دوئ دا مسئله به انشاءالله حل کړو۔ باقی که کمیټئ ته داسے کوئسچن لاړ شی، بیا به د دے څوک تپوس هم اونکړی او که دے داسے وائی، زۀ به ورسره کښنینم او چه څه تفصیل دے غواړی نو زۀ به ورسره انشاءالله خبره اوکړم۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میرا ایک ضمنی کوئسچن ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک منٹ، آپ تشریف رکھیں۔ عدنان خان! بشیر صاحب دا وائی چه ما سره د کښنینی نو مطلب دا دے چه-----

جناب عدنان خان: نه جی، د منسټر صاحب خبره په ګل بدله، زۀ دا نه وایم جی، دے زمونږ مشر دے خو زۀ جی دیکښنے دا وایم چه ما ته مکمل جواب-----

جناب قائم مقام سپیکر: ګوره عدنان خان،-----

جناب عدنان خان: گوره جی دیکښے ما ته دا جواب ملاؤ شوے دے چه "ٹاؤن Iاور ٹاؤن II میں کل کتنی گلیاں اور نالیاں کہاں کہاں پر تعمیر کی گئی ہیں"، د دے جواب نشته ورکښے ، صرف د هغے د لاګت خبره ده چه "3.963 ملین کی رقم دی گئی ہے" او بیا لاندے چه کوم دے ، هغه مکمل یو غټ کونسل ئے راغستے دے چه په دے کونسل کښے دا جوړ شوے دے نو زهٔ دا وایم چه دا کمیټۍ ته ریفر شی، په دیکښے ما ته نور هم څیزونه پکار دی، لکه 'سائټ پلان' دے سره نشته چه د کوم 'سائټ پلان' ما نشاندهی غوښتے ده، په دیکښے چرته دے جواب کښے ، نو په دیکښے Lapses ډیر زیات دی نو زهٔ دا خواست کوم که دا کمیټۍ ته لاړ شی نو په کمیټۍ کښے به په دے باندے مونږه غور اوکړو۔

سینئیر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، د سوال په جواب کښے خو ټول تفصیل شته، دا خو هډو څه کوئسچن نه شو چه اوس به مونږه نالئ شمارو چه څومره جوړے شوی دی۔ زهٔ دوئ ته دا وایم چه دا فلانکی، فلانکی کلی کښے کار شوے دے، دے د لاړ شی، پته د اوکړی چه هلته کار نه وی شوے بے شکه زهٔ ذمه واریم۔ زهٔ په فلور آف دی هاؤس دا وایم چه هلته به کار شوے وی، چه لیکلی راغلی دی نو دا اوس کتنی نالیاں بنائی گئی ہیں، کتنی اینٹیں لگائی گئی ہے،نو دا خو اوس د اسمبلئ کار نه دے چه دا نالئ به شمارو او هغه به کوؤ، نو زهٔ دوئ ته دا خواست کوم، ما ته پته لګی چه د دوئ مقصد څه دے۔ چرته چه غبن شوے دے، دے د ما سره کښینی، دلته به سړے رااوغواړو، ورسره به خبره اوکړو، د دوئ تسلی به کوؤ انشاء الله۔

جناب عدنان خان: ٹهیک شو جی، دوئ د ما سره کسان کښینوی Within two or three days.

سینئیر وزیر (بلدیات): بالکل، بالکل به کښینو، ولے به نه کښینو؟

جناب عدنان خان: او ټول تفصیل د راوړی جی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): بالکل به کوؤ۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹهیک شوه۔ جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، یہی مسئلہ لکی سٹی کا بھی ہے کہ گلیات کے بارے میں میں نے پہلے بھی اس قسم کا سوال کیا تھا کہ وہاں پہ 'آئیل اینڈ گیس' والوں نے پائپ لائنوں کی کھدائی کی ہے اور ابھی تک شہر کی جتنی بھی گلیات ہیں، وہ اسی طرح ویران پڑی ہوئی ہیں اور اس سلسلے میں ابھی تک محکمہ بلدیات کی طرف سے اور ٹی ایم اے کی طرف سے کوئی کام شروع نہیں ہوا ہے، سر۔ میں اس سلسلے میں Concerned Minister سے یہ بات کرتا ہوں کہ وہاں پہ جو ٹی ایم اے ہے، اس کو کم از کم 'ڈائریکٹیوز' ایشو کریں کہ اس پر جلد ہی کام شروع ہو سکے کیونکہ او جی ڈی سی والوں نے باقاعدہ ان کو رقم بھی دی ہوئی ہے اور اس سلسلے میں میں نے ریکویسٹ بھی کی تھی کہ کم از کم وہاں کے جو لوکل Concerned MPA ہے، اس کو بھی اس میں Involve کیا جائے کیونکہ وہاں پہ وہی اینٹیں ہیں، وہی پرانی اینٹیں وہ دوبارہ لگاتے ہیں اور اس پر وہ پیسہ جو ان کو ملا ہے، خرچ نہیں کرتے ہیں، سر۔ اس سلسلے میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ وہ-----

جناب قائم مقام سپیکر: جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، ما دا مخکښے وئیلی وو خو دوئ بیا دا Pursue کړے نه دے نو ما ته دوئ خبره اوکړه، انشاءالله اوس سیکرټری صاحب ناست دے، دوئ سره 'ټی بریک' کښے به کښېنو او دا خبره به اوکړو چه کوم ځائے کار بند دے او جی ډی سی پیسے ورکړی دی نو هغه پیسے صحیح استعمال شوی نه دی او ولے کار نه کوی؟ نو زر تر زره به انشاء الله کوؤ۔

Mr. Acting Speaker: Sardar Aurangzeb Sahib, Question No. 421. Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, not presents. Next, Question No. 373: Sardar Aurangzeb, honourable MPA, not present. Mohtarama Musarrat Shafi Advocate, Question No. 393.

* 393 - محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: کیا وزیر بلدیات ودیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران ضلع کوہاٹ میں تحصیل کونسل کے دفتر میں بڑے پیمانے پر خرد برد ہوئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت اس سلسلے میں 'سپیشل آڈٹ ٹیم' بھیجنے کیلئے تیار ہے تاکہ خرد برد میں ملوث افراد کے خلاف انکوائری ہو اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دلائی جاسکے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جہاں تک گزشتہ تین سالوں کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ مالی سال 08-2007 ,07-2006 میں مالی بے قاعدگیوں کی شکایات موصول ہوئی ہیں۔

(ب) اس سلسلے میں گزارش ہے کہ ان شکایات کی روشنی میں لوکل گورنمنٹ کمیشن سے محکمانہ تحقیقات کی گئی ہیں۔ لوکل گورنمنٹ کمیشن کی رپورٹ کے بعد تحصیل ناظم کو معطل کیا گیا جس کو عدالت نے بحال کیا۔ یہ معاملہ فی الوقت عدالت عالیہ میں زیر تجویز ہے۔ اسی طرح متعلقہ افسران کے خلاف بھی کارروائی کی گئی ہے اور انکوائری جاری ہے جو چند یوم میں مکمل ہو جائے گی۔ مزید برآں لوکل گورنمنٹ کمیشن کی ہدایت کے مطابق ٹی ایم اے کوہاٹ کا خصوصی آڈٹ برائے سال 08-2007 ,07-2006 کیا گیا ہے۔ آڈٹ رپورٹ موصول ہو چکی ہے جس کو لوکل گورنمنٹ کمیشن کے آئندہ اجلاس میں یک نکاتی ایجنڈا کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

Mr. Acting Speaker: Any supplymentry?

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: دا سوال موجی هم هغه د تی ایم اے حوالے سره وو او د دے متعلق دوئ چه کوم جواب ورکړے دے چه انکوائری پرے شوے ده او دیکښے څه دس پندره کسان 'سسپنډ' شوی دی او ورسره ورسره زمونږ د تحصیل ناظم هم دغه شوے وو نو دے سوال سره زۀ مطمئنه یمه او مزید زۀ څه دغه نه غواړم۔ ډیره مهربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ملک قاسم خان خٹک، کوئسچن نمبر 413۔

*413۔ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایبٹ آباد میں گلیات کی ترقی کیلئے 'گلیات ڈویلپمنٹ اتھارٹی' (GDA) کے نام سے ایک ادارہ موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جی ڈی اے نے کونسے ترقیاتی کام کئے ہیں؛

(2) جی ڈی اے آئندہ جو ترقیاتی منصوبے شروع کرنے والی ہے، اس بارے میں تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (1) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جی ڈی اے نے نوے ترقیاتی کام کئے ہیں جن کی تفصیل جو کہ فراہم کی گئی، اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

(2) جی ڈی اے آئندہ سولہ ترقیاتی منصوبے شروع کرنے والی ہے، تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question?

Malik Qasim Khan Khattak: No. I am agreed.

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جی؟

Mr. Acting Speaker: Khattak Sahib, are you satisfied?

Malik Qasim Khan Khattak: Yes.

Mr. Acting Speaker: Next, Question No. 433: Malik Qasim Khan Khattak.

* 433 ۔ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے شہری علاقوں میں مذبح خانے قائم ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) صوبہ سرحد کے کن شہروں میں مذبح خانے موجود ہیں؛

(2) حکومت کا آئندہ کن شہروں میں مذبح خانے بنانے کا ارادہ ہے؛

(3) حکومت نے کن مذبح خانوں کے خلاف صفائی اور ناقص جانوروں کے ذبح کرنے پر قانون کے مطابق کارروائی کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) اس سلسلے میں عرض ہے کہ عمومی طور پر 1979 کے مقامی حکومتوں کے قانون کے تحت شہری بلدیاتی ادارے یعنی میونسپل کمیٹیوں اور میونسپل کارپوریشن پشاور میں مذبح خانے موجود ہیں۔

(2) مذبح خانے بنانا اور انکا انتظام و انصرام شہری بلدیاتی اداروں (Urban Local Councils) کی ذمہ داری ہے۔ یہ ادارے اپنے وسائل اور ضرورت کے پیش نظر انہیں قائم کرتے ہیں۔ صوبائی ترقیاتی بجٹ سے ان کی تعمیر کیلئے رقم فراہم نہیں کی جاتی۔

(3) مذبح خانوں کا انتظام و انصرام مقامی بلدیاتی اداروں کی ذمہ داری ہے۔ ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ اور بلدیاتی سینٹری انسپکٹران مذبح خانوں میں حفظان صحت اور صفائی کا خیال رکھتے ہیں۔ محکمہ بلدیات نے اس ضمن میں تمام مقامی حکومتوں کو ہدایات جاری کی ہیں۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question?

ملک قاسم خان خٹک: دیکښے جي زما د سوال جواب دوئ بالکل صحیح نه دے ورکړے او ما دوئ ته وئیلی دي چه کومو کومو ښارونو کښے دا مذبح خانے موجود دي او د دے د صفائی څه انتظام دے ؟ بالکل د ښارونو نامے او باقاعده څه وضاحت ورسره نشته۔ ما چه کوم سوال کړے دے ، د هغے بالکل جواب نشته جي۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): او جي، د دوئ کوئسچن دا دے چه آیا یہ درست ہے کہ شہری علاقوں او دا مذبح خانے چه دي، دا د هرے علاقے د ضرورت مطابق د هر یو ټاؤن چه هغه ځان له جوړوی او د دوئ دا کوئسچن چه چرته Hygienic او صفائی نشته، هغه ما آرډر ورته کړے دے ، جواب کښے مونږ دا وئیلی دي: "مذبح خانوں کا انتظام و انصرام مقامی بلدیاتی اداروں کی ذمہ داری ہے۔ ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ اور بلدیاتی سینٹری انسپکٹران مذبح خانوں میں حفظان صحت اور صفائی کا خیال رکھتے ہیں۔ محکمہ بلدیات نے اس ضمن میں تمام مقامی حکومتوں کو ہدایات جاری کی ہیں"۔ انشاء اللہ زۀ دوئ ته عرض کوم چه مونږ به، زۀ به پخپله ټیلیفون اوکړم ډی سی او صاحب ته د دوئ د علاقے کرک چه هلته مذبح خانه شته او که نشته؟ ما ته پته نشته که چرته وی، مونږ پخپله به نوټیفیکیشن ورته اوکړو چه انسپکټرز د ورشی چه هغوی چھاپے اووهی چه چرته دا Hygienic حالات ټهیک نه وی، هلته د ایکشن واغستے شی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ملک قاسم صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: زما سوال دے چه په کومو کومو ښارونو کښے دا مذبح خانے موجود دي، دوئ بالکل جواب ورکړے نه دے چه آیا دا په بلدیاتو کښے نه دي یا د ضلعے یا د ټاؤن کمیټئ، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیټئ، آیا دا د بلدیاتو 'انډر' نه دي جي؟

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ما خو دا نه دی وئیلی چه دا زمونږ د بلدیاتو 'انډر' نه دی۔ ټی ایم اوز ټول چه دی، د هغوی د کارروائی مونږ ذمه دار یو۔ دا ټول ټی ایم ایز چه دی، دا د بلدیاتو محکمے سره دی۔ ما دا وئیلی دی، دیکښے چه مذبح خانه چه ده، د دے انتظامات د بلدیاتی ادارو لاندے دی او چرته چه ضرورت وی، هغوی هلته جوړوی او که ستاسو علاقه کښے ضرورت وی، تاسو خپل ټاؤن کمیټئ ته اووایئ چه هغوی ریزولیوشن پاس کړی چه جوړه ئے کړی۔ تاسو بل کوئسچن چه دے هغه۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: زما کوئسچن سر دا دے چه دا د صوبه سرحد په کومو کومو ښارونو کښے دی، د هغے جواب خو بالکل شته نه۔ د ښارونو نامے خو دوئ مونږ ته را کولے شی کنه۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زهٔ عرض کوم چه مذبح خانه چه ده، دا ټاؤن کمیټئ سره تعلق لری۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: دا ټاؤن کمیټی هم تاسو سره ده، هغه ورته هم۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سبا به تاسو دا اووایئ چه فلانکی ځائے کښے جهارو نه ده شوے، دا د بلدیاتو ذمه داری ده۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: خا مخا به وایو۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نو دا ذمه داری د ټی ایم اے ده او ټی ایم اے چه دے۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: گوره جی، د کوئسچن جواب ئے بالکل ورکړے نه دے، دا جواب دوباره ورکړئ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): تاسو وئیلی دی چه کومو کومو علاقو کښے مذبح خانے شته نو مونږ ته څه پته لگی چه کوم کوم ځائے کښے شته؟

ملک قاسم خان خٹک: کوئسچن زما دا دے چه د مذبح خانو جواب ئے بالکل ورکړے نه دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: د بشیر بلور صاحب مطلب دا دے، لکه کوئسچن نمبر 2۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: تاسو خپله اوواییٔ؟

جناب قائم مقام سپیکر: حکومت کا آئندہ کن شہروں میں مذبح خانے بنانے کا ارادہ ہے اور کن شہروں میں موجود ہیں؟

سینئیر وزیر (بلدیات): بات یہ ہے، خبره دا ده جی چه کوم کوم ځائے کښے د جوړولو خبره ده، هغه د لوکل کونسل کار دے چه چرته ضرورت وی، هلته به جوړوی. مونږ ته به را لیږی چه مونږ ئے جوړوؤ، مونږ به ورته وایو چه او جوړه ئے کړئ. چه هغوی نه لیږی او هغوی ته ضرورت نشته نو زهٔ خو ورته د بره نه نه شم وئیلے چه تاسو مذبح خانے جوړے کړئ یا خو د علاقے ایم پی اے د ما ته اووائی چه هلته مذبح خانه پکار ده، دا به هلته ئې ایم اے یا کونسل ئے پاس کوی. د ئې ایم اے چه کوم نوے آرډیننس پاس شوے دے، د دے هر یو کار چه کیږی، هغه ئې ایم اے یا یونین کونسل پاس کوی نو د هغے نه پس په هغے باندے کارروائی کیږی. دوئ چه چرته وائی، مونږ به هغوی ته اووایو چه تاسو دلته مذبح خانه جوړه کړئ، دلته مه جوړوئ، دا خو زما ذمه واری نه ده. ذمه واری چه ده، هغه د ئې ایم اے ده او ئې ایم اے چه چرته غواړی، د هغوی خپل کونسل دے. تاسو دا اوګورئ څنګه چه ستاسو مرکزی حکومت دے، صوبائی حکومت دے، دا سے ډسټرکټ ګورنمنټ یو خپل حکومت دے نو هغه حکومت پخپله فیصله کوی. We are only to check them. We are not to propose the scheme to them.

ملک قاسم خان خٹک: جناب، زما سوال دا دے چه چرته په صوبه سرحد کښے دا مذبح خانے موجود دی، دا څه بده خبره ده؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر.

(قطع کلامی)

جناب قائم مقام سپیکر: ملک قاسم صاحب، ظاهر شاه صاحب له----

(قطع کلامی)

جناب قائم مقام سپیکر: ملک قاسم صاحب، ملک قاسم صاحب.

سینئیر وزیر (بلدیات): دا به زهٔ تپوس اوکړم. زهٔ به تپوس اوکړم ملک قاسم صاحب، بیا دوباره به زهٔ تاسو ته اووایم.

جناب قائم مقام سپیکر: ملک قاسم صاحب! تاسو کښېنئ۔ ظاهر شاه صاحب څه وائی، ظاهر شاه صاحب واورئ۔ جناب ظاهر شاه صاحب، آنریبل ایم پی اے۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: دا سوال چه دے جی، دا خو کلیئر سوال دے چه "*صوبہ سرحد کے کن شہروں میں مذبح خانے موجود ہیں*"، نو منسټر صاحب دا شے دومره Complicate کړو، پکار ده چه ورته اووائی چه فلانکی فلانکی ښار کښې دا مذبح خانے موجود دی او بیا آئنده کومو ښارونو کښې اراده ده۔ نو ښارونه خود دے وزیر صاحب 'انډر' دی، دا بلدیات ټول د دهٔ 'انډر' دی نو که دهٔ ته پروګرام معلوم نه وو نو هغه محکمے نه به ئے تپوس کړے وو چه کوم کوم داسے ځایونه دی؟ لکه زمونږه علاقه شانګله ده، په هغے کښې الپورئ ده، بشام دے، داسے سوات دے، په هغے کښې دا مذبح خانے نشته، ټولے علاقے، ګند کښې حلالے کوی نو دا خو Simple سوال وو خو بلور صاحب زما په خیال تیاری به نه وی کړے۔

(قہقہے)

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، دا ظاهر شاه صاحب ما سره دوه درے ځله ممبر پاتے شوے دے، د خدائے فضل دے، زهٔ پوره تیار راځم۔ دوئ چه دا کومه خبره کوی چه مذبح خانے چرته دی او څومره دی، دا به انشاءالله زهٔ پته اوکړم، دوئ ته به اطلاع اوکړم۔ *عمومی طور پر میونسپل کمیٹی اور میونسپل کارپوریشن پشاور کی حدود میں یہ واقع ہیں*، د مختلف علاقو زهٔ تاسو ته تفصیل به انشاءالله پخپله درکړم چه کوم کوم ځائے کښې څومره مذبح خانے دی او ټوله صوبه کښې څومره مذبح خانے دی، هغه به زهٔ تاسو ته بالکل په سر سترګو او چه څومره حلاله کیږی، هغه به هم درته زهٔ اووایم چه څومره هلته حلاله کیږی، هغه به هم درته اوښایم چه هر یو مذبح خانه کښې دومره دومره د ورځے حلاله کیږی، دا به هم درته اوښایم۔

جناب قائم مقام سپیکر: تاسو ته به لسټ درکړی کنه۔

ملک قاسم خان خټک: دیکښې ئے دا ورکړی دی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نه، نه، دا غلط دے، دا نشته۔۔۔۔

(قطع کلامی)

سینیئر وزیر (بلدیات): نه نه هغه شے نشته-----

(قطع کلامی)

سینیئر وزیر (بلدیات): آنریبل ایم پی اے صاحب! دیکښے هغه شے نشته، دوئ لیکلی دی چه پیښنور کښے شته-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: دیکښے مکمل تفصیل نه دے راغلے-----

سینیئر وزیر (بلدیات): نه، نه جی، رښتیا خبره دا ده چه د مذبح خانو تپوس مونږ نه دے کړے چه څومره مذبح خانے دی؟

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب! تاسو دوئ ته دا لسټ ورکړئ چه کوم کوم ښارونو کښے دی-

سینیئر وزیر (بلدیات): نه جی، زۀ به دوئ ته دا هم اوو ایم چه څومره مذبح خانے دی او څومره حلاله کیږی 'ډیلی'، هغه به هم ورته اوښایم او چه څومره حلاله کیږی----- (قهقهے)

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا، صوبه سرحد خو ټوله مذبح خانه ده- (قهقهے) مخلوق حلالیږی لګیا دی او مونږ دا وایو چه پته اولګی چه خلقو د پاره مذبح خانے جوړے دی که د ځناورو د پاره جوړے دی؟ دا پته کومه چه چرته مذبح خانے دی، سر؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب-

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! داسے خبره نه ده- مذبح خانے د خدائے نه کړی چه د خلقو د پاره جوړے وی، دا مذبح خانے د ځناورو د پاره وی- انشاء الله دا تفصیل به اوښایم او ما خو عرض اوکړو چه مذبح خانے څومره دی او څومره حلاله 'ډیلی' کیږی، هغه به هم درته اوښایم-

Mr. Acting Speaker: Thank you very much. Muhtarama Musarrat Shafi Advocate, honourable MPA, Question No. 438.

* 438 - محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہر سال کے اختتام پر ریذیڈنٹ آڈٹ آفیسر آڈٹ رپورٹ تیار کرتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رپورٹ کارروائی کیلئے ڈائریکٹر لوکل کونسل بورڈ صوبہ سرحد کے ذریعے سیکرٹری بلدیات کوارسال کی جاتی ہے;

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) 2001 تا 2008 جملہ آڈٹ رپورٹس پر کیا کارروائی کی گئی ہے;

(2) آیا حکومت مذکورہ رپورٹس کی روشنی میں ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس سلسلے میں گزارش ہے کہ جیسا کہ آڈٹ کے مروجہ قواعد و ضوابط کے مطابق دیگر محکموں کی آڈٹ رپورٹس کو محکمانہ آڈٹ کمیٹی (ڈی اے سی) میں زیر بحث لایا جاتا ہے اور اگر محکمہ آڈٹ کی تسلی نہ ہو تو متعلقہ 'آڈٹ پیروں' کو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی، پی اے سی میں پیش کیا جاتا ہے۔ مقامی حکومتوں کے نظام میں ہر یونین کونسل، تحصیل کونسل و ضلع کونسل کی اپنی اکاؤنٹس کمیٹیاں ہیں جن کے پاس آڈٹ رپورٹس برائے ضروری کارروائی بھیجی جاتی ہیں۔ چونکہ یہ بندوبست ایک بہت بڑی تبدیلی ہے، اس وجہ سے مقامی حکومتوں میں آڈٹ رپورٹ پر کارروائی تعطل کا شکار ہے۔ اس تعطل والتواء کو ختم کرنے کیلئے محکمہ بلدیات اقدامات کر رہا ہے کہ دیگر حکومتی محکمہ جات کی طرح بلدیاتی اداروں کی آڈٹ رپورٹس پر بھی بروقت کارروائی ہو۔ فی الحال جتنی آڈٹ رپورٹس ڈائریکٹر لوکل فنڈ آڈٹ سے موصول ہوئی ہیں، وہ متعلقہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کو برائے ضروری کارروائی بھیجی جاتی ہیں تاکہ کوئی مالی بے ضابطگی ہو تو ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ تفصیل کی مد میں یہ عرض ہے کہ صوبہ سرحد میں کل چون ٹاؤنز، تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشنز کام کرتی ہیں اور ہر سال الگ الگ رپورٹس ہر ایک ٹی ایم اوز متعلقہ اجلاس میں پیش کر کے قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی تجویز کرتی ہے۔ بعد ازاں بذریعہ سیکرٹری بلدیات مزید کارروائی کیلئے ڈائریکٹر لوکل فنڈ آڈٹ کو بھیج دی جاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سلسلے میں بہت ساری رپورٹس تاحال متعلقہ تحصیل، ٹاؤن ایڈمنسٹریشنز میں معرض التواء میں پڑی ہیں۔ محکمہ بلدیات نے اس ضمن میں تمام متعلقہ افسران کو ہدایات جاری کی ہیں کہ ان رپورٹوں پر کارروائی مکمل کی جائے۔ یہ کام رواں مالی سال کے اختتام سے پہلے مکمل کیا جائے گا۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Any supplymentary?

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ دیکښے جی دا کوئسچن چونکه ټی ایم اے کوهاټ سره Related دے، دیکښے جی د جواب نه خو زهٔ مطمئنه یم خو دے (ج) حصه کښے چه د کومے خبرے ذکرشوے دے، دیکښے دا خبره ده چه ټاؤنز اینډ تحصیل میونسپل ایډمنسټریشنز کار کوی لګیا دی او د دے آډټ رپورټ متعلق خبره وه، دا لړ غوندے کلیئر کړی راته منسټر صاحب، چه دا رپورټ اوسه پورے ولے نه دے دغه شوے، او دیکښے دومره تاخیر ولے دے؟ ډیره مهربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! دا-----

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، زما سپلیمنټری کوئسچن دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سپلیمنٹری، جی ملک قاسم خان۔

ملک قاسم خان خٹک: په دیکښے زما سپلیمنټری دا دے چه دا ځومره آډټ اوسه پورے شوے دے، چرته په یو آډټ باندے عمل شوے دے چه هغه ئے واضحه کړے وی چه په دے ټی ایم اے کښے، په دے ډسټرکټ کونسل کښے دغه سړی ته سزا ملاؤ شوه؟ مونږ خو وینو چه آډټ کیږی خو څه عمل درآمد نشته۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دا څنګه چه دوئ خبره اوکړه، هم دا جواب دے چه مونږ د دے هغه، حقیقت یہ ہے کہ اس سلسلے میں بہت ساری رپورٹس تاحال متعلقہ تحصیل، ٹاؤن ایڈمنسٹریشنز میں معرض التوا میں پڑی ہیں۔ محکمہ بلدیات نے اس ضمن میں تمام متعلقہ افسران کو ہدایات جاری کی ہیں کہ ان رپورٹوں پر کارروائی مکمل کی جائے۔ یہ کام رواں مالی سال کے اختتام سے پہلے مکمل کیا جائے گا او زهٔ په فلور آف دی هاؤس دا خبره کوم چه چرته د آډټ رپورټ غلط راشی، انشاء الله د هغه افسرانو خلاف به سخت نه سخت کارروائی کوؤ۔ زمونږ کوشش دا دے چه مونږ دلته، دا چه کوم ټی ایم ایز دی، دا نن ډسټرکټ حکومت چه دے، دا د خلقو د ښیګړے د پاره دے، دا نه چه خورد برد د پاره دے، دا کوشش کوؤ، Elected خلق دی او مونږ ورسره پوره، څنګه چه دوئ اووئیل د

هغوی رپورټس به هم راځی او د هغه رپورټ مطابق چه څنګه تاسو اوفرمائیل، انشاء الله د هغوی خلاف ایکشن به هم اخلو۔ دا داسے لیټ شوی دی، چه مونږ اوس هیله کال شوے دے چه راغلی یو او دا د پینځو کالو نه زوړ رپورټونه پاتے دی، زۀ معافی غواړمه، زۀ به بیا نورے خبرے کوم نو بیا به تاسو خفه شئ، پرابلم دا دے چه هغه مونږ انشاء الله کوؤ او د دوئ خلاف به ایکشن هم اخلو۔

Mr. Acting Speaker: Thank you very much.

ملک قاسم خان خٹک: سپلیمنٹری کوئسچن، جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: سپلیمنټری دے ؟ جی ملک قاسم صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، زما سپلیمنټری دا دے چه آیا په دے کال کښے چه دا موجوده حکومت دے، داسے د چا خلاف کارروائی شوے ده، آډټ شوے دے، باقاعده ریکارډ موجود دے، د هغوی خلاف کارروائی ولے نه کیږی یا چرته کارروائی شوے ده؟ منسټر صاحب نه مو دا ریکویسټ دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): زمونږ خو لا کال هم نه دے شوے، دا خو زړے خبرے دی او مونږ به انشاءالله د هغوی خلاف ایکشن اخلو چه چرته هم مونږه غلا اولیده، انشاءالله د هغے خلاف به کارروائی کوؤ خو هغه هر څه د دوئ په حکومتونو کښے شوی دی او مونږ به انشاءالله هر څه ټهیک کوؤ چه کوم دوئ غلط کارونه کړے دی، انشاءالله مونږ به ئے ټهیک کوؤ۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

175 ۔ جناب محمد علی خان: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ حالیہ بارشوں سے ضلع پشاور میں نقصان کی ایک بڑی وجہ بڈھنی نالہ کے ساتھ تجاوزات ہیں جو کہ محکمہ کے افسران کی غفلت کی وجہ سے وجود میں آئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ دریائے ناگمان اور دریائے حاجی زئی کے ارد گرد، نیز ضلع پشاور اور چارسدہ میں پلوں کے نیچے لوگوں نے غیر قانونی تعمیرات کی ہیں جسکی وجہ سے پانی کا بہاؤ بند ہو گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت متعلقہ افسران اور دیگر عملہ کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے اور ناجائز تعمیرات کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) یہ درست ہے کہ حالیہ بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے ضلع پشاور میں نقصانات ہوئے کیونکہ جو سیلاب مورخہ 4 اگست 2008 کو آیا، وہ تصور سے بھی بالاتر تھا۔ جہاں تک بڈھنی نالے کے تجاوزات کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ یہ تجاوزات عرصہ دراز سے چلے آرہے ہیں اور ان تجاوزات کی صحیح نشاندہی محکمہ مال کر سکتا ہے کیونکہ اس کا اصل ریکارڈ محکمہ مال کے پاس ہی ہوتا ہے۔ اس ضمن میں سینیئر صوبائی وزیر محکمہ بلدیات کی سربراہی میں ایک اجلاس مورخہ 19 اگست 2008 کو منعقد ہوا۔ بہت سے تجاوزات کافی پرانے ہیں جن کو اس وقت مکمل طور پر ہٹانا مشکل ہے لیکن متعلقہ ادارے اس سلسلے میں اپنی کوشش کر رہے ہیں کہ ان میں جتنے تجاوزات کو ہٹانا ممکن ہو، وہ ہٹائیں۔ حکومت نے تمام اہلکاروں کو سختی سے ہدایات دی ہیں کہ آئندہ ایسے کسی بھی تجاوزات کو برداشت نہیں کیا جائے گا اور ایسے اہلکاروں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

(ب) یہ درست ہے کہ دریائے ناگمان اور دریائے حاجی زئی کے ارد گرد مچھلی فروشوں نے کچے چھپر بنائے ہوئے ہیں جو کہ اکثر سیلابی ریلوں کی وجہ سے بہہ جاتے ہیں۔ حالیہ بارشوں میں بھی یہ عارضی چھپر بہہ گئے تھے۔ جہاں تک پلوں کے نیچے آبادی کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ پلوں کے نیچے کوئی آبادی نہیں ہے۔

(ج) جواب (الف) و (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

421۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حیات آباد میں خیراتی ہسپتالوں اور این جی اوز کو پلاٹ دیئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پلاٹس بغیر نیلامی کے مارکیٹ ریٹ سے کم قیمت پر دیئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) حکومت نے تاحال حیات آباد میں ہسپتالوں اور این جی اوز کو کل کتنے پلاٹس الاٹ کیے ہیں، آیا مذکورہ پلاٹس مارکیٹ ریٹ سے کتنے کم نرخ پر دیئے گئے ہیں؛

(2) آیا حکومت نے مذکورہ پلاٹس پر تعمیر شدہ ہسپتالوں اور این جی اوز کے بارے میں کوئی انکوائری کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): (الف) جی ہاں، ماضی میں حیات آباد کے مختلف فیزوں میں مختلف اوقات میں (این جی اوز) اور خیراتی ہسپتالوں کو پلاٹ دیئے گئے ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مذکورہ پلاٹ نیلامی کے بغیر اس وقت کے مروجہ قواعد کے مطابق مقررہ سرکاری قیمت پر دیئے گئے ہیں۔

(ج) اب تک حیات آباد میں تقریباً چار این جی اوز اور خیراتی ہسپتالوں کو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) آل پاکستان وومن ایسوسی ایشن، 27/D4۔

(ii) دوست ویلفیئر ایسوسی ایشن، 8/B2۔

(iii) بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن، 34/B2۔

(iv) پٹاک ہاسپیٹل، 6B/B3 ۔

اس سلسلے میں پی ڈی اے کی سطح پر کوئی انکوائری نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی اس قسم کی کوئی انکوائری زیر تجویز ہے، یہ پلاٹ مقررہ سرکاری ریٹ پر دیئے گئے ہیں۔

373 - سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیاوزیر بلدیات ودیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے تحت لوکل کونسل بورڈ کا شعبہ بھی کام کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بورڈ کی ذمہ داری، کارکردگی اور آئندہ منصوبوں کے بارے میں تفصیل فراہم کی جائے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) لوکل کونسل بورڈ اپنے فرائض 'کانسٹی ٹیوشن اینڈ کنڈکٹ آف بزنس رولز'، 1988 کی شق نمبر 7 کے تحت سرانجام دیتا ہے۔ لوکل کونسل بورڈ کے چند اہم فرائض درج ذیل ہیں:

(1) پی یو جی ایف کے تمام ملازمین کے ملازمتی امور، تقرری، پروموشن اور پنشن وغیرہ کا انتظام کرنا؛

(2) اپنے ملازمین کی ترقیوں وغیرہ کیلئے محکمانہ امتحانات کا انعقاد کرنا؛

(3) ملازمین اور ناظمین وغیرہ کیلئے ٹریننگ کی سہولیات مہیا کرنا؛

(4) لوکل کونسل بورڈ کے فنڈ کا انتظام وانصرام؛

(5) اور وہ تمام فرائض جو کہ صوبائی حکومت اسکے حوالے کرے، انجام دیتے ہیں۔

Mr. Acting Speaker: Thank you very much.

اراکین کی رخصت

جناب قائم مقام سپیکر: Leave applications in respect of honourable MPA's.
جن معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، ان کے اسمائے گرامی ہیں: جناب احمد خان بہادر صاحب، ایم پی اے، آج اور کل کیلئے؛ جناب سردار حسین بابک صاحب، وزیر تعلیم، آج کیلئے؛ محترمہ ستارہ ایاز صاحبہ، وزیر سماجی بہبود آج اور کل کیلئے؛ جناب کشور کمار صاحب، ایم پی اے، آج اور کل کیلئے؛ جناب عنایت اللہ جدون صاحب، ایم پی اے، 5 مارچ تا 12 مارچ 2009 تو Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: Leave is granted.

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر اقبال دین صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: مهربانی۔ محترم سپیکر صاحب! لکه څنګه چه اول تاسو اوفرمائیل چه ممبرانو صاحبانو ته پکار دی چه هغوی ټهیک په ټائم باندے لس بجے چه د اسمبلئ اجلاس شروع کیږی چه رارسی، دغه شان د دے چیئر نه هم زمونږ یو استدعا ده او هغه استدعا دا ده چه پوائنټ آف آرډر باندے یا کال اټینشن نوټس باندے هم په هغه ورځ باندے-----

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات بائیکاٹ ختم کر کے واپس آ گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: یومنټ۔ میں دل کی گہرائیوں سے اور معزز ممبران کی طرف سے بھی پریس ساتھیوں اور بھائیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں ان کا بہت مشکور ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں، Most Welcome, most welcome.

(تالیاں)

ڈاکٹر اقبال دین: زۀ هم د پریس ټولو ملګرو ته هرکلے وایم، پخیر راغلئ۔

(شور)

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات دوبارہ بائیکاٹ کر کے باہر چلے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب، تاسو ورشئ۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب-----

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وایئ تاسو خبره کوئ۔

ډاکټر اقبال دین: نو زما عرض دا دے جی چه په کومه ورځ باندے یو آنریبل ممبر پاڅی، تاسو نه کال اټینشن نوټس باندے یا په پوائنټ آف آرډر باندے د خبرے اجازت اوغواړی، پکار دا ده چه هم په هغه ورځ باندے هغه له اجازت ورکړے شی ځکه چه په هغے باندے نورے ورځے تیرے شی، نو هغه شے ترے جوړ شی چه "تریاق چه د عراق نه راځی نو مار خوړلے به مړ وی" ځکه چه یو ممبر پاڅی او هغه په پوائنټ آف آرډر او یا په کال اټینشن باندے خبره کوی نو هغه یوه Burning issue وی۔ زهٔ څلورمه ورځ ده پاڅم په پوائنټ آف آرډر باندے او په څلورمه ورځ باندے ما ته موقع ملاویږی، په پوائنټ آف آرډر باندے زهٔ خبره کوم۔ عرض دا دے جی چه د اتوار په ورځ باندے ، په تیر اتوار باندے زما په حلقه کښے ، پی ایف 39، کوهاټ کښے لاچئ تحصیل کښے ، په یو سی درملک کښے فوجی آپریشن اوشو او ورپسے سرچ آپریشن شروع دے ، په دیکښے ګن شپ هیلی کاپټرے استعمال شولے د عسکریت پسندو خلاف او ورسره ورسره هغے پسے د علاقے د لاچئ یونین کونسل نه مدرسو ته، د مدرسو تلاشئ شروع شوے ، علماء ګرفتار شول، حافظان ګرفتار شو، ګرفتاریږی لګیا دی، زما سوال دا دے ، اول پوښتنه زما د ګورنمنټ نه دا ده محترم سپیکر صاحب، چه آیا دا فوجی آپریشن د صوبائی حکومت په وینا باندے شوے دے ، په آرډر باندے شوے دے او که نه؟ که چرے دا د صوبائی حکومت په وینا باندے نه وی شوے او صوبائی حکومت د دے نه خبر نه وی، څنګه چه زما معلومات دی نو صوبائی حکومت د د خپل ځان تپوس اوکړی او که نه دا د صوبائی حکومت په وینا باندے شوے وی نو بیا زهٔ د خپل ځان تپوس کومه۔ هغه دا دے چه کوم ځائے کښے د عسکریت پسندو دوئ سره مذاکرات روان وو زما په وساطت باندے او بیا چه څه وخت فوجی آپریشن 'لانچ' کیدو نو زهٔ په اعتماد کښے نه یم اغستے شوے۔ ما د علاقے عمائدین ورلیږل، ما خپل ورونړه ورلیږل، زهٔ پخپله ورروان ووم او په داسے حال کښے آپریشن شروع کیږی چه زما وفد روان دے ، هغوی سره مذاکرات کوی او هغه د حمزهٔ بابا خبره چه:

ے عالمه په پښتون اشنا مے دا نه وو ګمان
جرګے د نیمے لارے راستنے شوے ځئ چه ځو

نو چه څه وخت مذاکرات شروع وی او د هغے په دوران کښے دغه شان آپریشن کیږی نو بیا به کوم یو ایم پی اے د دے د پاره تیار شی چه سبا خلقو سره هغه مذاکرات اوکړی؟ محترم سپیکرصاحب! زما د طرف نه د دے مذاکراتو د خاتمے عندیه ورکړلے شوے وه او نه د دے د ناکامئ عندیه ورکړلے شوے وه. د دے په باره کښے چه آخری کوم میټنګ شوے وو په سی ایم 'انیکسی' کښے د افراسیاب خټک صاحب زیرصدارت، چه په دیکښے زمونږ محترم منسټر میاں نثارګل کاکاخیل صاحب هم موجود وو، ډی آئی جی کوهاټ هم موجود وو، ډی سی او کوهاټ هم موجود وو، ډی سی او کرک هم موجود وو او ډی پی او کرک هم موجود وو او د هغے لا 'منټس' هم نه دی ایشو شوی چه دا آپریشن ئے شروع کړو او د دے نه علاوه چه د علاقے کوم مشران نیولے شوی دی، کوم علماء نیولے شوی دی، تر اوسه پورے هغوی کښے صرف مفتی ابرار سلطان، سابقه ایم این اے هغه رها شوے دے او نور تر اوسه پورے نه دی رها شوی او-----

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> بشیر بلور صاحب۔

<u>ڈاکٹر اقبال دین:</u> او د علاقے مشرانو-----

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> د دوئ دے کوئسچن ته لږ غور کیږده، دوئ د لاچئ چه کوم هلته کیږی-----

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> د ګیس مسئله ده کنه۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> نه، نه، د ګیس باره کښے نه دے، دا چه کوم هلته دغه کیږی، څه دے؟ آپریشن دے۔

<u>ڈاکٹر اقبال دین:</u> مشرانو نن هم ډیډ لائن په دے اخبار کښے ورکړے دے-----

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> سرچ آپریشن دے نو هلته د هغے باره کښے۔

<u>ڈاکٹر اقبال دین:</u> چه تر جمعے پورے هغه مشران رها نه کړے شو نو بیا چه د علاقے مشرانو څه قدم واغستو، د هغے ذمه داری به په دے صوبائی حکومت باندے وی۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> بشیر بلور صاحب۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! زۀ یو عرض کول غواړم۔

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! زۀ ستاسو توجه یو اهم مسئلے طرف ته مبذول کول غواړم۔ تیر محرم کښے ، تقریباً دوه میاشتے د هغے پوره کیدونکی دی، کوهاټ نه هنګو پورے روډ مکمل هر قسم ټریفک د پاره بند دے ، مونږ خو د جنوبی اضلاع خلق چه د دے ځائے نه ځو، دره کښے مونږ باندے چه کوم تکلیف تیریږی، هغه اللّٰه ته معلوم دے۔ بیا د هغه ځائے نه چه لاړ شو نو دا روډ بند وی، دا روډ یو دے ، دغه د ګرګرئ روډ وو په هغے باندے به مونږه تلو، هلته آپریشن شروع شو۔ بل یو روډ دے ، تقریباً درے ګهنټے زمونږ لار د هغے په وجه باندے اوږده شوے ده، آیا دا روډونه چه دا خلق پرے رااوځی، یو ځائے کښے به یو فریق پاڅیږی روډونه به بندوی، بل ځائے کښے به نور خلق رااوځی او روډونه به بندوی، دا حکومت به په دے باندے هیڅ ایکشن نه اخلی؟ دا خو کیدے شی سبا کوهاټ کښے خلق راپاځی، هغوی به وائی چه کراچئ نه کوم خلق راځی په دے روډونو باندے او دا روډ بند دے ، آیا دغه روډونه او د خلقو دا سهولیات مونږ پریږدو او زمونږ حکومت به صرف د یو ځائے پورے محدود وی؟ د دوه میاشتو تیریدو باوجود هغه روډ ولے بند دے ، آیا حکومت د هغے د خلاصولو، د عوامو د تلو راتلو څه سوچ لری او مطلب دا دے کله به ئے خلاصوی هغه روډ؟ نو زما ستاسو ته دا عرض دے او دا ګزارش مو دے چه هغه خلقو باندے رحم اوکړئ او هغوی ته نن او یا سبا، دوه درے ورځو کښے څه یو ترتیب جوړ کړئ چه هغه روډ کهلاؤ شی چه هغه خلقو ته د تلو راتلو تکلیف نه وی۔ جزاکم اللّٰه۔

جناب قائم مقام سپیکر: ډیره مننه۔ بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): ما خو وئیل چه زمونږه پارلیمانی لیډر صاحب به جواب ورکړی خو خیر چونکه تاسو اوفرمائیل، دا زمونږ علم کښے دی چه دا روډونه بلاک دی او دا حالات تاسو ته پته ده، تاسو د علاقے خلق یئ، دے باندے مونږ څو ځله تاسو سره میټنګونه هم کړی دی۔ زۀ تاسو ته په فلور آف دی هاؤس دا

خبره کوم چه د کوهاټ کمشنر سره به خبره اوکړم، د سیشن نه پس ورته به وایم چه زر تر زره چه څه کیدے شی، انشاء اللّٰه په سر سترګو به ئے کوؤ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: د ډاکټر فنا صاحب بل هغه پوائنټ آف آرډر وو۔

سینئر وزیر (بلدیات): ما نه دے اوریدلے چه فنا صاحب څه خبره اوکړه جی؟

جناب قائم مقام سپیکر: دا تاسو اووایئی جی لږ۔

ډاکٹر اقبال دین: زهٔ به جی دوباره مختصر خبره تاسو ته عرض کړم۔ د اتوار په ورځ باندے زما په حلقه کښے په پی ایف 39، کوهاټ تحصیل لاچئ کښے چه دا یو بندوبستی علاقه ده، فاټا نه ده، په دیکښے فوجی آپریشن لانچ شوے دے، په درملک یونین کونسل کښے ګن شپ هیلی کاپټرے استعمال شوی دی د عسکریت پسندو خلاف او هغے پسے بیا په لاچئ تحصیل کښے، په لاچئ کلی کښے سرچ آپریشن شوے دے، هلته علماء، حافظان ګرفتار شوی دی۔ اوس زما اول کوئسچن دا دے سر، چه دا آپریشن د صوبائی حکومت په آرډر باندے شوے دے او که نه؟ که دا د صوبائی حکومت په آرډر باندے نه دے شوے، څنګه چه زما معلومات دی نو صوبائی حکومت د د خپل ځان تپوس اوکړی او که چرے دا د صوبائی حکومت په آرډر باندے شوے وی نو زهٔ د خپل ځان تپوس کوم؟ او د ځان تپوس به داسے کوم چه دغه خلقو سره زما مذاکرات شروع وو، دے باندے خټک صاحب هم خبر دے، لوکل انتظامیه هم خبر ده او هغوی سره زمونږ مذاکرات شروع وو، وفد ورروان وو، وفد مے ورلیږلے وو او په دے سلسله کښے میټنګ په سی ایم انیکسی کښے د افراسیاب خټک صاحب په قیادت کښے شوے وو، ډی آئی جی کوهاټ هم پکښے موجود وو، ډی سی او کوهاټ، ډی سی او کرک، میاں نثارګل صاحب، دا ټول پکښے موجود وو او په دغه کښے درے آپشنز وو چه لشکر کشی اوشی، فوجی آپریشن اوشی یا مذاکراتو ته دوام ورکړے شی؟ دغه خبره اوشوه چه مذاکراتو ته د دوام ورکړے شی او فوجی آپریشن به آخری آپشن وی۔ زما د طرف نه لا دوئ ته د مذاکراتو د ناکامئ یا د خاتمے څه عندیه نه وه ورکړے شوے، دا آپریشن اوشو او دا وفد روان وو، په لاره وو او د دے نه علاوه چه کوم کسان هلته ګرفتار کړی شوی دی د لاچئ

نه، مفتی ابرار سلطان، هغه خو بیا رها شو۔ هغے پسے مولانا احمد نواز صاحب، حافظ مسرور او داسے نور کسان گرفتار شوی دی د لاچئ نه او اوسه پورے هغه رها نه دی۔ د علاقے عمائدینو نن هم په اخبار کښے ډیر لائن گورنمنټ ته ورکړے دے چه دا بے گناه خلق دی، حکومت د ځان ته، آپریشن خو ئے اوکړلو خو آپریشن پسے اوس دا سرچ آپریشن کښے چه کوم کسان نیولی شوی دی، دا بے گناه خلق دی او چه کوم نیک نامه خلق دی، هغه ئے نیولی دی نو دا د رها کړی۔ که رها ئے نه کړل نو خلقو ډیر لائن د جمعے پورے ورکړے دے، هلته به بیا مصیبت جوړ شی نو په دغه سلسله کښے گزارش وو زما۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): فنا صاحب خبره اوکړه، زمونږ خو کوشش دا دے چه هر یو خبره چه ده، هغه په خبرو اترو باندے حل شی، زمونږ دا ایمان دے چه په فوج او په اسلحے باندے مسئلے نه حل کیږی، په دے مسئلے زیاتیږی۔ زمونږ دا هم ایمان دے چه عدم تشدد چه دے، هغے سره مینه او محبت زیاتیږی او تشدد سره نفرت زیاتیږی۔ مونږه پخپله غواړو چه په خبرو اترو باندے مسئله حل شی۔ زهٔ فنا صاحب ته دا تسلی ورکوم څنگه چه ما مولانا صاحب سره خبره اوکړه چه مونږه به کښینو 'ټی بریک' کښے، کمشنر نه به ډیټیلز واخلو چه دا ولے شوی دی، چا کړی دی او څنگه ئے کړی دی؟ رښتیا خبره دا ده چه دا خو یو داسے کوئسچن دے چه هغه زمونږ علم کښے نن نه وو، نه هغه کال اټینشن دے، نه داسے دے چه مونږه مخکښے د محکمے نه تپوس کړے وے، دوئ Immediate خبره اوکړه، دوئ سره به کښینو 'ټی بریک' کښے، کمشنر سره به خبره اوکړو، ډی آئی جی سره به خبره اوکړو چه مونږه څنگه مسئله حل کړو؟ انشاءالله کوشش به کوؤ چه زر تر زره د دوئ دا مسئله د حل کړے شی۔

Mr. Acting Speaker: Thank you very much.
Mr. Abdul Akbar Khan: Point of order.
Mr. Speaker: Abdul Akbar Khan.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، زهٔ مشکور یم چه فنا صاحب او مولانا صاحب د خپلے ضلعے ډیرے اهم خبرے، 'سیریس' خبرے د اسمبلئ په فلور باندے اوچتوی او د هغوی په نظر کښے واقعی چه هغه به ډیر 'سیریس' وی او خلقو ته

به تکلیف وی خو زمونږه د رولز لاندے څه پروسیجر دے او هغه ممبرانو ته دا سهولت ورکوی چه که داسے څه مسئله راشی چه هغه 'سیریس' مسئله وی، څنگه چه دے ورونړو اووئیل نو هغه به یا د کال اټینشن نوټس په ذریعه باندے وی یا د ایډجرنمنټ موشن په ذریعه باندے راوړی نو هغے کښے دوه فائدے اوشی، یو خو مطلب دا دے گورنمنټ د هغے جواب پوره تیار کړی، د هغے چه خپل کوم Relevant ډیپارټمنټس وی یا 'کوارټرز' دی، د هغوی نه تپوس اوکړی او بیا د هغے نه پس هغه چه کوم دے نو په هغه ورځ باندے سحر له هغوی ته جواب ورکړی، نو زهٔ د دوئ د خبرے دغه نه کوم، لکه اوس بشیرخان اووئیل چه مونږه به 'ټی بریک' کښے کښېنو او په 'ټی بریک' به مونږه د کمشنر نه تپوس اوکړو نو زما په خیال که دا په کال اټینشن نوټس باندے راغلے وے نو نن به دوئ دا خبره نه کوله، نن به هغوی Full-fledged جواب ورکړے وو، نور ستاسو خوښه ده خو زما خپل دا خیال دے چه جی دا شے لړ Streamline کول پکار دی۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> ستاسو خبره بالکل صحیح ده۔

<u>ڈاکٹر اقبال دین:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> یو منټ، تاسو کښېنئ۔ ستاسو خبره صحیح ده، دے ټولو ممبرانو صاحبانو ته، رول 225 ډیر کلیئر دے دے باره کښے او که زړه مو غواړی نو زهٔ به ئے لږ اووایم، دا لږ پکار دی ځکه چه څنگه زمونږه دے نورو ممبرانو اووئیل چه بعضے Matters وی چه هغه ډیر اوږد وی، هغه ښه جواب غواړی او د ډیپارټمنټ نه غوښتے شی، لکه زمونږه ډاکټر اقبال فنا صاحب اوفرمائیل نو دا ټهیک ده چه دا 'ایشو' ډیره Urgent nature issue ده او پکار دی چه دا حل شی خو د دهٔ دا Question related دے، پکار ده چه دا کال اټینشن باندے راغلے وے نو Concerned department نه به Concerned Minister تپوس کړے وو نو ډیر مطمئن جواب به ئے ورکړے وو او رول 225 وائی، اردو کښے به ئے زهٔ اووایم، '*نکات اعتراض اور ان پر فیصلہ*'، صرف زهٔ یو کلاز وایم، "*کوئی نکتہ اعتراض قواعد ہذا یا آئین کے ایسے آرٹیکلوں کی تشریح یا نفاذ سے متعلق ہوگا جو اسمبلی کی کارروائی کو منضبط کرتے ہوں اور وہ کسی ایسے سوال تک محدود ہوگا جو سپیکر کے دائرہ اختیار کے اندر ہو*"، د دے دا

مطلب دے چه کوم ملګری زمونږه په پوائنټ آف آرډر باندے خبره کول غواړی نو That should be related to the proceedings چه یره Proceedings کښے زمونږ نه څه غلطی اوشی یا څه Violation اوشی یا د کانسټی ټیوشن څه Violation اوشی نو په هغے باندے خبره کیدے شی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Now I am coming to Item No. 7, 'Call Attention Notices': Syed Muhammad Ali Shah, honourable MPA, to please move his call attention notice No. 159. Syed Muhammad Ali Shah.

<u>سید محمد علی شاہ باچا:</u> ډیره مهربانی۔ "جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ گورنمنٹ ووکیشنل اینڈ ٹیکنیکل ٹریننگ بوائز، درگئی کا 'سائٹ سلیکشن' غلط ہوا ہے اور وہ 'فیزیبل سائٹ' نہیں ہے جس کا معائنہ متعلقہ وزیر صاحب اور محکمے کے مجاز اہلکاروں نے بھی کیا ہے، لہذا یہ سائٹ حلقے کے لوگوں کے مفاد کی خاطر تبدیل کیا جائے"۔

جناب سپیکرصاحب، دیکښے زۀ صرف یوه خبره کول غواړم جی۔ دیکښے یوه کمیټی هم جوړه شوے وه، ستاسو لږه توجه غواړم جی، دیکښے یوه کمیټی جوړه شوے وه د ډی سی او صاحب په سربراهئ کښے جی، په هغے کښے ډی او آر وو، ایکسئین وو او د هغه یونین Concerned ناظم وو او زۀ پکښے پخپله هم وومه۔ هغه کمیټئ فیصله کړے وه چه دا 'فیزیبل سائټ' نه دے جی۔ د هغے نه پس بیا منسټر صاحب Personally visit اوکړو او دوئ هغه کسانو باندے انکوائری هم جوړه کړه چه د دوئ په ډیپارټمنټ کښے کومو خلقو دغه سائټ سلیکټ کړے وو جی، نو زما دا ریکویسټ دے چه دیکښے نور هم ډیرے زیاتے ګهپلے شوی دی، یا خو ئے کمیټئ ته حواله کړئ او تقریباً دے ورځ دوه کښے به هغه سړی ته Payment هم اوشی نو زما دا خپل ریکویسټ دے منسټر صاحب ته هم او تاسو ته هم چه دا مسئله کمیټئ ته د حواله شی او Payment د هم نه کوی، کمیټئ چه څه فیصله اوکړه نو مونږه ته منظوره ده جی۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> منسٹر صاحب، محمود زیب خان۔

جناب محمود زیب خان (وزیر برائے معدنی ترقی وفنی تعلیم): جناب سپیکر، زمونږ معزز رکن چه کومه خبره اوکړه په دیکښے ما پخپله دا ځائے وزټ کړے دے، دا سائټ غلط سلیکټ شوے وو او په دیکښے ډی سی او هم Clear cut statement ورکړے وو چه که ګورنمنټ ته دا ځائے مفت ملاویږی، بیا د هم په دے ځائے کالج نه جوړوی۔ زمونږه بیا هم په دے باندے پراونشل ګورنمنټ سره، مختلف ډیپارټمنټس سره میټنګونه شوی وو او دا باچا چه څه وائی په دے باندے، بالکل حقیقت دے، هغه ځائے د کالج جوړولو نه دے۔ ګورنمنټ کالج درګئ سره دوه سوه کناله زمکه شته، State land available دے، پکار دا ده چه دا کالج په هغه State land کښے، هغه مخکښے د یونیورسټئ د پاره اغستے شوے وو او دا State land موجود دے نو د دے وجے نه دا کالج هلته جوړول پکار دی۔ د باچا د خبرے سره بالکل مونږ Agree کیږو او دوئ بالکل ټهیک ټهاک وائی که کمیټئ ته ئے حواله کوئ نو هم ټهیک ده او که کمیټئ ته نه وی نو زهٔ به هدایت اوکړم چه د دے Payment به هم نه کیږی او په دے باندے چه تاسو څنګه وایئ، هغه شان به کیږی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: کمیټئ ته د حواله کولو ضرورت نشته، بس هغوی ډائریکشن ورکړو۔ هغه Concerned Minister دے، Competent forum دے، هغوی ډائریکشن ورکړو، زما خیال دے کمیټئ ته ضرورت څه دے چه اوس په دے باندے Deliberations به کوؤ؟ بس هغوی خو د غه اومنلو۔۔۔۔

سید محمد علی شاہ باچا: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: په فلور آف دی هاؤس باندے ئے Commitment اوکړو نو نور Surety څه اوکړی درته؟

سید محمد علی شاہ باچا: یره جی مونږ ته څه ایشورنس ملاؤ شو چه هغوی ته Payment اونشی۔

جناب عبدالاکبر خان: هغه به نه کوی، نه به کوی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمود زیب صاحب۔

وزیر معدنی ترقی وفنی تعلیم: بالکل جی، زۂ بہ نن ھدایت اوکړم چہ Payment بہ نہ کیږی پہ دیکښے۔

جناب قائم مقام سپیکر: Payment بہ نہ کیږی؟

وزیر معدنی ترقی وفنی تعلیم: نہ بہ کیږی۔

قائم مقام سپیکر: تھیک شو، تھینک یو۔

مسودہ قانون

صوبائی اسمبلی (اختیارات، بریت اور استحقاقات) ترمیمی بل 2009 کا پیش کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Now coming to Item No. 8, Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move for leave of the House to introduce the NWFP Provincial Assembly (Powers, Immunities and Privileges) (Amendment) Bill, 2009, under rule 77 of the Rules of Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Sir. I request for leave to introduce the NWFP Provincial Assembly (Powers, Immunities and Privileges) (Amendment) Bill, 2009.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member to introduce the NWFP Provincial Assembly (Powers, Immunities and Privileges) (Amendment) Bill, 2009? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it, leave is granted. Now coming to Item No. 9. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please introduce before the House the NWFP Provincial Assembly (Powers, Immunities and Privileges) (Amendment) Bill, 2009. Mr. Saqibullah Khan Chamkani.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Sir. I beg to introduce the NWFP Provincial Assembly (Powers, Immunities and Privileges) (Amendment) Bill, 2009.

Mr. Acting Speaker: It stands introduced. Thank you.

جناب ثاقب اللہ خان څه نور څه وايئ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا که لږ تاسو دغه کړو، جناب سپیکر صاحب، زما یو بل ریکویسټ دے جی۔ زۀ وایم سر، چه آرټیکل 240 لاندے د رول 82، Proviso که Suspend شی سر، او که دا کمیټۍ ته پیش کړے شی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: د Rule suspension کمیټۍ ته ضرورت څکه نشته چه چا Objection خو نه دے کړے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر! زما دغه دے چه۔۔۔۔۔

ایک آواز: ډرافټ ئے کړئ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ټهیک شوه، ډیره ښه ده، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ډیره شکریه۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنډاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: بل تو آپ نے Introduce کرایا ہے، مطلب ہے اس پر اگر ہمارے Reservations ہیں یا ہم بعد میں اپنی سٹیج پر Oppose کریں گے یا اس کو کمیٹی کو ریفر کرتے ہیں، میں نے کہا ابھی آپ نے صرف اس کو Introduce کرایا ہے نا۔

ایک آواز: جی، وہ ریکویسٹ کر رہا ہے کہ پاس کریں، Objection نہیں ہو گی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، Objection ہماری اس پر ہے، اس پر ذرا بحث ہونی چاہیئے سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کے بعد۔ جناب ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: د Introduction وخت کښے خو چا دغه نه دے کړے When I wanted to request, Sir. ستاسو په خدمت کښے سر، زۀ دا گزارش کوم جی چه د 240 لاندے د رول 88 که Proviso تاسو Suspend کړئ او زۀ به د 88 (b) لاندے سر، دا کمیټۍ ته ریفر کړم او هغے کښے لاء دغه کیږی او په یوه هفته کښے به په هغے کښے څه Inconsistency، څه Reservations وی، هغه تاسو او کړئ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بیا په Consideration Stage کښے به ئے Consider کړو چه Whether مطلب دا دے چه It should be entrusted to Committee or not؟

قراردادہا

Mr. Acting Speaker: Now coming to items No. 10, 'Resolutions'. Syed Jaffar Shah, the honourable MPA, to please move his resolution No. 121.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ضلع سوات کے مختلف ہسپتالوں مثلاً مدین، کالام، بحرین، خوازہ خیلہ اور ان کے ساتھ دیگر ہسپتالوں میں منظور شدہ آسامیاں جو کہ پچھلے کئی سالوں سے خالی پڑی ہوئی ہیں، ان پر جلد از جلد تعیناتی کی جائے۔"

جناب سپیکر، یہ قرارداد میں نے پیش کی ہے اور میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو Unanimously پاس کیا جائے کیونکہ ہم ریکویسٹ کرتے ہیں ڈیپارٹمنٹ سے بھی، چونکہ پچھلے ایک سال سے یہ آسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں، لوگوں کو بہت تکلیف ہے۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ms. Naeema Nisar, the honourable MPA, to please move her resolution No.134.

محترمہ نعیمہ شاہین نثار: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے چونکہ محکمہ تعلیم میں ترقیاں بیج وائز بند ہونے کی وجہ سے اہلکاروں میں بے چینی پائی جاتی ہے جبکہ دیگر محکموں میں کلرک گریڈ 18 تک ترقی پا سکتا ہے، لہذا حکومت 1994 سے محکمہ تعلیم میں بیج وائز ترقیوں کا سلسلہ بحال کرے تاکہ اساتذہ پوری دلجمعی سے درس وتدریس کا کام سرانجام دے سکیں"۔

Mr. Acting Speaker: Any objection? Ji, Mr. Bashir Bilour Sahib.

سینیئر وزیر (بلدیات): دا سے دہ جی، دا ترقی چه دہ هر یو ډیپارټمنټ کښے د ایک نه تر پندرہ پورے، هغه کمیټی کوی او د پندرہ نه Above چه دی، هغه بیا پبلک سروس کمیشن کوی، نو دیکښے زهٔ دا ریکویسټ کوم چه بالکل دے باندے کمیټی ناسته دہ او کوم ځائے چه د چا حق دے، انشاء اللہ هغوی ته به ضرور

ملاویږی خو دیکښے Financial implications راځی، مونږه ئے Oppose کوؤ چه تاسو ئے هاؤس ته Put up کړئ، خو زهٔ دوئ ته دا تسلی ورکوم چه دے باندے دا ډیپارټمنټ به کښینی او چه د کومو خلقو حق کیږی، هغوی ته به انشاء الله پروموشن ملاویږی۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> آپ مطمئن ہیں؟

<u>محترمہ نعیمہ شاہین نثار:</u> جی ہاں۔

<u>Mr. Acting Speaker</u>: The mover is satisfied so the resolution be treated as withdrawn. Ms Zarqa Bibi, honourable MPA, to please move her resolution No. 135. Ms Zarqa Bibi, please.

<u>محترمہ زرقا:</u> بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبہ سرحد میں عموماً اور پشاور میں خصوصاً گداگری میں آئے روز اضافہ ہو رہا ہے، گداگر چونکہ-----

(قطع کلامیاں/شور)

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> آپ ممبران سے درخواست ہے کہ آپ ذرا خاموش۔ بشیر بلور صاحب، پلیز۔

<u>محترمہ زرقا:</u> "یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبہ سرحد میں عموماً اور پشاور میں خصوصاً گداگری میں آئے روز اضافہ ہو رہا ہے، گداگر چونکہ مختلف طریقوں سے بھیک مانگتے ہیں جس کیلئے نوجوان لڑکیوں اور بچوں کو استعمال کیا جاتا ہے، لہذا حکومت گداگروں کیلئے دارالکفالہ بنائے جہاں پر انکی رہائش کے ساتھ ساتھ تعلیم اور ہنر سکھانے کا انتظام ہو تاکہ یہ لوگ معاشرے میں باعزت زندگی گزار سکیں"۔ جناب سپیکر! زما دے ایوان ته دا خواست دے چه دا د Unanimously پاس شی ځکه چه دا ګداګران چه دی، آئے روز دیکښے اضافه کیږی او دا د یو ناسور په شان پهیلاویږی۔ که نن په دے باندے کنټرول او نه شو نو سبا به بیا مونږه خپل نوے نسل ته څه جواب ورکوؤ؟

<u>Mr. Acting Speaker</u>: Any objection? Janab Bashir Bilour Sahib.

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> زمونږ خور چه خبره اوکړه نو دا خو ټول پاکستان کښے دغه شان مسئله ده او دا زمونږ مخکښے د ایم ایم اے حکومت هم دا جوړ کړے وو دارالکفاله، خو هغه هم کامیاب شوے نه ده نو دے باندے د حکومت کروړونه روپئ اولګی خو دا خلق خو تاسو ته پته ده چه څومره آبادی زیاتیږی نو دغه شان

دوئ هم زیاتیږی۔ مونږ به کوشش کوؤ چه دا څنګه کنټرول کړو؟ زمونږ به کوشش وی چه دا کنټرول کړو خو دا Impossible غوندے خبره ده ځکه دا ټول پاکستان کښے دغه شان حال دے۔ تاسو لاهور ته لاړ شئ، کراچئ ته لاړ شئ، اسلام آباد ته لاړ شئ، پنډئ ته لاړ شئ، هم دغه شان دی خو مونږ کوشش کوؤ، د حکومت فالتو خرچه پرےراځی او ایم ایم اے والا کړے وو خو هغے نه هیڅ کامیابی حاصله نه شوه، نو زهٔ دا خواست کوم چه انشاءاللّٰه مونږ به کوشش کوؤ خو دا قرارداد پاس کول هسے لږ Binding به شی او مونږ به ئے بیا نه شو کولے نو ضرورت څه دے د داسے قرارداد؟

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> آپ مطمئن ہیں؟

<u>محترمہ زرقا:</u> محترم جناب سپیکرصاحب! د دے د مخ نیوی د پاره به څه نه څه طریقه خو وی کنه، هغه خو به مونږه دغه کولے شو۔ دا خو د لویو خلقو نه بلکه د وړو ماشومانو او خاصکر د جینکو مسئله ده۔

(شور)

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> هغه د یتیمانو د پاره دلته کهلاؤ شوے دی، پرائیویټ طریقے سره این جی اوز کار کوی چه د حکومت پکښے Involvement راشی نو بیا بجټ به پکښے وی او دیکښے بیا Financial implications راځی، چه دا دارالکفاله به جوړیږی او اے ډی پی کښے نشته نو څوک به ئے جوړوی؟ چه دا کوم وخت پورے اے ډی پی کښے نه وی نو دے له به پیسے د چرته نه راځی او دلته به کفاله جوړوی؟ او بجټ خو دوئ پاس کړے دے نو په دے وجه به ئے مونږه Oppose کړو که تاسو ئے هاؤس ته کیږدئ نو ستاسو خوښه خو زهٔ دا ریکویسټ کوم خپلے خور ته چه انشاء اللّٰه مونږ به کوشش کوؤ چه دا شے مونږه کنټرول کړو خو دا پاس کول مونږ د پاره به ګران وی۔

(شور)

<u>جناب شاه حسین خان:</u> جناب سپیکر صاحب،جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاه حسین صاحب! ما ته معلومه ده، I know، ما ته پته ده، ما ته پته ده خو د ټریژری بنچز نه Objection دے۔ زهٔ غواړمه چه Whether the Treasury benches have any objection? However------

جناب شاه حسین خان: نه، نه جی۔

(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: هغه زما ډیوټی ده۔ هغے قرارداد پیش کړو، د ټریژری بنچز نه چه آیا څه Objection شته دے ؟ ټهیک ده، ټریژری بینچز به خپل Explanation ورکوی، Then I will ask from the House the motion------

(قطع کلامیاں)

محترمه زرقا: جناب سپیکر صاحب! څه پروسیجر-----

(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: دا پروسیجر نشته دے، I should ask from the Treasury bench، زهٔ به تپوس کومه-----

(قطع کلامیاں/شور)

جناب قائم مقام سپیکر: تهٔ ما ته Quote کړه، تهٔ ما ته Quote کړه۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: خدا جب مجھ سے پوچھے گا ستایا تجھ کو کس کس نے

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: خدا جب مجھ سے پوچھے گا ستایا تجھ کو کس کس نے
اشارے سے بتادونگا یہی سرکار بیٹھی ہے۔

(تالیاں)

زمونږه خور زرقا بی بی یو داسے خبره اوکړه چه هغه معاشی، معاشرتی خبره ده او په هغے کښے جی ډیر زیات هر یو سړے دا غواړی چه زمونږ دے وطن کښے دا ګداګری ختمه شی۔ محترم وزیر صاحب چه هغے باندے کومه خبره اوکړه نو زما دا خواست دے چه وزیر صاحب، تاسو که داسے 'No' اوکړئ نو

بیا مونږ 'کاؤنټنګ' ته راځو او بیا هغه بنه شے هم مونږ نه خراب شی۔ که تاسو سر داسے اوخوځوئ نو د هغے نه مونږه ته ډیره فائده وی او دا زهٔ یو ځل بیا Quote کوم، هغه دا چه یو بنه خبره راغلے ده، د هغے د لږ حمایت اوکړے شی او تاسو اومنئ او بیا هم وایمه:

؎ دو منفیوں سے مل کر بنتا ہے ایک مثبت تم بھی خدا کے واسطے کہہ دو نہیں نہیں

(قہقہے)

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by Ms Zarqa Bibi, the honourable MPA-----

سینئر وزیر (بلدیات): ؎ اتنا نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: شازیہ طہماس خان۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، زما Personally دے قرارداد سره څه اختلاف نشته خو صرف یو ټیکنیکل خبره ده دیکښے، چونکه زرقا بی بی ډیره بنه یوه 'ایشو' راوړے ده، هغے قرارداد کښے دوئ درخواست کړے دے چه پشاور کښے د دارالکفاله جوړه کړے شی نو Already دارالکفاله د ایم ایم اے ګورنمنټ کښے جوړه شوے ده، صرف ټیکنیکل یو غلطی چه قرارداد کښے کومه شوے ده، مطلب قرارداد کښے تاسو دے د پاره ډیمانډ اوکړئ چه کوم نه وی، Already چه یو شے موجود دے نو تاسو هغے د پاره څنګه ډیمانډ کوئ؟ یو، دویم دا که نورو ځایونو کښے که تاسو دے حوالے سره غواړئ چه یره نورو ډسټرکټس کښے، District based لیول باندے دا جوړ شی او نورو ځایونو کښے یو خو دا ټیکنیکلی قرارداد کښے یوه غلطی ده چه هغه Mention شوے نه ده۔ دویمه دا دارالکفاله جوړه ده او هغه بیا چه کله ریونیو سائډ ته لاړ شی نو بیا ډسټرکټس ګورنمنټ ته حواله شی او دوه Drug Addicts Centres شو او یو ستاسو بل چه کوم پراجیکټ وو، دا درے اوس ډسټرکټس ګورنمنټ ته حواله شوی دی، د هغوی د لاسه هغه ناکام روان دی، پراونشل ګورنمنټ دیکښے پرابلم نه دے، لهذا زما ریکویسټ دا دے چه دا قرارداد د Modify شی او دوباره د هاؤس کښے پیش کړے شی۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! دوئ د مطمئن کړے شی چه دوئ په کومه طریقه باندے دغه را لیږلے شی نو بیا هم ښه ده جی، لکه دا خو سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نه، Let us asked the House، نه مفتی صاحب، هاؤس نه به تپوس اوکړو کنه، مطلب دا دے هاؤس نه به تپوس اوکړو۔

مفتی کفایت اللہ: د دے بالکل هم دا طریقه ده، په دے طریقه باندے ئے اوکړئ۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر عطیف خان۔

جناب عطیف الرحمان: مهربانی، سپیکر صاحب۔ دا زمونږه سینیئر وزیر صاحب خو ډیر تفصیلی جواب ورکړو او لکه څنګه چه زمونږه دے خور قرارداد راوړے دے نو په تیر حکومت کښے دا څیزونه جوړ شوی وو، اوس زمونږه دے سپین جماعت چوک سره یو سرائے جوړه شوے ده او دغسے خلق به فټ پاتهونو باندے ناست وو او شپے به ئے په فټ پاتهونو باندے کولے۔ اوس هم هغه خلق چه کوم دی، سرائے جوړه شوے ده، د حکومت د خزانے نه پیسے لګیدلی دی او خلق هغے ته د شپے د پاره نه ځی، نو دغسے څیزونه جوړ شوی دی نو پکار دا ده چه یره دغه کومه مشینری چه ده، هغه لږه Mobilize شی او د هغے د پاره کار اوکړی حالانکه دارالکفاله هم شته او سرائے هم شته نو د حکومت چه کوم اهلکار د هغے د پاره تعینات شوی دی، هغوی نه کار اغستل پکار دی۔

جناب قائمقام سپیکر: زۀ د شاه حسین صاحب د علم د پاره دا کوم چه He should see and go through the rules 133 and 134. Now the motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed by majority. Ms Tabbasum Shams Katozai, honourable MPA, to move her resolution No.136. Ms Tabbasum Shams.

بیگم تبسم شمس: تھینک یو جی، تھینک یو، مسٹر سپیکر۔"یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ واپڈا کے کچھ ملازمین نہ صرف میٹر ریڈنگ میں کمی

بیشی کرتے ہیں بلکہ میٹر لاک گھروں میں تیار کروا کے باقاعدہ دکانوں میں فروخت کرتے ہیں، لہذا حکومت ایسے ملازمین کے ان اقدامات کا نوٹس لے اور انکے خلاف کارروائی کرے تاکہ معصوم عوام کی حق تلفی نہ ہو"۔ تھینک یو جی۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr Abdul Sattar Khan, honourable MPA, to please move his resolution No.140. Mr. Abdul Sattar Khan, please.

جناب عبدالستار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع کوہستان کے صدر مقام داسو میں نادرا آفس کو بند کر دیا گیا ہے جس سے ضلع کے عوام کو مشکلات کا سامنا ہے، لہذا داسو کوہستان میں نادرا آفس کو دوبارہ کھولا جائے تاکہ عوامی مشکلات کا ازالہ کیا جاسکے"۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Mohammad Anwar Khan, honourable MPA, to please move his resolution No.142. Mr. Mohammad Anwar Khan, please.

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ میرے حلقے میں خصوصاً اور چکدرہ گرڈ سٹیشن پر بوجھ بہت زیادہ ہو گیا ہے، لہذا چکدرہ گرڈ سٹیشن، تیمر گرہ گرڈ سٹیشن اور چکیاتن گرڈ سٹیشن کو فوری طور پر 'اپ گریڈ' کیا جائے"۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Hafiz Akhter Ali Sahib, honourable MPA, to please move his resolution No.143. Hafiz Akhter Ali Sahib, please.

حافظ اختر علی: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ "یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ بمقام میاں خان سنگاھو، ضلع مردان جنرل پوسٹ آفس کی برانچ کے قیام کو یقینی بنائے تاکہ عوام الناس کی مشکلات کا ازالہ ہونے کے ساتھ باہمی رابطہ کی سہولت میسر آسکے"۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Syed Jaffer Shah, honourable MPA, to please move his resolution No.146. Mr. Jaffer Shah Sahib, please.

جناب جعفر شاہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبے کے میڈیکل اور انجینیئرنگ کالجوں میں ضلع سوات کے طلباء کیلئے کوٹہ مقرر تھا لیکن اس کے بعد ختم کیا گیا جبکہ دوسرے اضلاع بشمول دیر، ملاکنڈ، شانگلہ وغیرہ کیلئے اب بھی کوٹہ بحال ہے، لہذا موجودہ حالات کا بھی یہ تقاضہ ہے کہ ضلع سوات کے ساتھ خصوصی رعایت کرکے مذکورہ کوٹہ بحال کیا جائے"۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، اس میں۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب قاضی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: شکریہ، سپیکر صاحب۔ سر، سابقہ محکمے کا جواب ہے، میں بتانا چاہتا تھا ہاؤس کو، اگر اجازت ہو تو۔

جناب قائم مقام سپیکر: اجازت ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سابقہ فیکلٹی آف انجینیئرنگ یونیورسٹی پشاور میں سال 80-1979 تک ملاکنڈ ڈویژن فاٹا کیلئے تیرہ نشستیں مختص تھیں جس میں ضلع سوات، دیر، چترال اور ملاکنڈ کے علاقے شامل تھے لیکن سال 81-1980 میں انجینیئرنگ یونیورسٹی کے وجود میں آنے کے بعد یہ کوٹہ ختم کردیا گیا۔ اس وقت ضلع سوات، دیر، ملاکنڈ کیلئے کوئی کوٹہ مختص نہیں ہے جبکہ ضلع شانگلہ کیلئے صرف ایک نشست تعلیمی

سال 2002-03 سے مختص ہے۔مزید برآں مختص کوٹہ ختم ہونے کے بعد سوات سے تعلق رکھنے والے امیدوار اوپن میرٹ پر داخلہ لیتے ہیں،تاہم کسی بھی علاقے کیلئے کوٹہ مخصوص کرنا صوبائی حکومت کے اختیار میں ہے۔

<u>ایک آواز:</u> ہے۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> جی،ہے۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب جعفر شاہ صاحب!آپ اس سے مطمئن ہیں؟

<u>جناب جعفر شاہ:</u> جناب سپیکر،صوبائی اسمبلی اس پر اپنی رائے کا اظہار کرلے۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ms Mehr Sultana Advocate, honourable MPA, to please move her resolution No.148.

<u>محترمہ مہر سلطانہ:</u> شکریہ،جناب سپیکر۔

(شور)

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> ہم تو آپ کے ساتھ ہیں اور حاضر ہیں۔

(شور)

<u>جناب قائمقام سپیکر:</u> جناب صابر شاہ صاحب۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> صرف آپ کے ساتھ اور اس ہاؤس کے ساتھ ہیں اور۔۔۔۔

(قطع کلامیاں/شور)

<u>جناب قائمقام سپیکر:</u> آپ تشریف رکھیں۔

(قطع کلامیاں)

<u>Mr. Acting Speaker</u>: Ms Mehr Sultana Advocate, honourable MPA, to please move her resolution No. 148. Ms. Mehar Sultana, please.

<u>محترمہ مہر سلطانہ:</u> شکریہ،جناب سپیکر۔"یہ اسمبلی،صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ کوہاٹ تا کرک انڈس ہائی وے جس پر تقریباً ایک سال سے مرمتی

کام جاری ہے، جس کی وجہ سے دوطرفہ ٹریفک یکطرفہ چلتی ہے جو کہ حادثات کا سبب بنتی ہے اور ساتھ ہی بھاری ٹریفک کی وجہ سے سڑک بھی خراب ہوتی ہے، نیز ٹریفک کنٹرول کا کوئی موثر انتظام نہیں ہے، لہذا حکومت نہ صرف مرمتی کام کو تیز کرے بلکہ ٹریفک کو کنٹرول کرنے کیلئے بھی موثر انتظامات کرے تاکہ عوام کی پریشانی دور ہو سکے"۔

جناب سپیکر، یہ قرارداد میں نے تقریباً تین مہینے پہلے جمع کروائی تھی لیکن ابھی بھی صورتحال وہی کی وہی ہے اور یہ کافی لیٹ آئی ہے۔ چونکہ پوزیشن وہی ہے، اسلئے اس پر میں بات کرنا چاہونگی۔ جناب سپیکر، سڑک کسی بھی ملک کی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے اگر وہ درست حالت میں ہو اور یہ جو سڑک ہے، میں نے صرف کوہاٹ اور کرک کا ذکر کیا تھا لیکن اس کے علاوہ جتنی بھی سڑکیں ہیں، بڈھ بیر سے لیکر جہاں تک جائیں، سڑک کی حالت بہت خراب ہے۔ جہاں پہ کام ہو رہا ہے، وہاں پر تقریباً ایک ہی طرف ساری ٹریفک جاری ہوتی ہے اور اس پر بھاری بھرکم ٹریفک ہے، اس کی وجہ سے ایک تو روڈ خراب ہوتی ہے اور جو 'اوور ٹیکنگ' کرتے ہیں، اس میں اکثر حادثات ہوتے ہیں۔ ٹریفک کے وہاں پر جو رولز ہیں، ان کو کوئی بھی Follow نہیں کرتا، اسلئے میری اس ایوان سے درخواست ہے چونکہ یہ انسان کا جانی مسئلہ ہے، عوام کو یہ تکلیف درپیش ہے، اسلئے اس قرارداد کو Unanimously Accept کریں تاکہ اس مسئلے پر کام کیا جا سکے۔ شکریہ۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Sardar Aurangzeb Nalotha, honourable MPA and Mr. Mohammad Anwar Khan, honourable MPA, to please move their identical resolutions No. 150 and 153, one by one. Sarder Aurangzeb Sahib.

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> شکریہ، سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ روڈ قلیوں کی پوسٹ خالی ہونے پر یہ پوسٹ ختم کر دی جاتی ہے جس کی وجہ سے روڈز خراب ہو رہی ہیں، لہذا روڈ قلیوں کی پوسٹ خالی ہونے پر ان پوسٹوں کو ختم نہ کیا جائے"۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب محمد انور خان، پلیز۔

جناب محمد انور خان ایڈووکیٹ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ روڈ قلیوں کی پوسٹ خالی ہونے پر ختم کر دی جاتی ہے جس کی وجہ سے روڈز خراب ہو رہی ہیں، لہذا روڈ قلیوں کی پوسٹ خالی ہونے پر ان پوسٹوں کو ختم نہ کیا جائے"۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: مسٹر سپیکر سر، میری بھی ایک۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ بہت اچھی قرارداد ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ذکر کیا ہے کہ ان پوسٹوں کو ختم نہ کیا جائے، جو پوسٹیں ختم ہو چکی ہیں، ان کو بھی Revive کیا جائے، With amendment۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر، دے سلسلہ کبنے زما ریکویسٹ دا دے چہ دا Identical resolution چہ کوم د دے اسمبلئ سیشن وو نو ھم دا Previous پکبنے راغلے وو، دا ډسکس شوے وو، Already دا کیس چہ کوم دے نو زما پہ خیال د کمیونیکیشن سټینډنګ کمیټئ دا Consider کړے دے او ھغے پرے خپل Recommendations ھم ورکړی دی، نو زما پہ خیال د دغہ ریزولیوشن ھډو ضرورت پاتے نہ دے ځکہ چہ Already پہ دے باندے سټینډنګ کمیټئ فیصلہ کړے وہ او پہ ھغے باندے منسټر صاحب ھم Agree شوے وو۔ د دوئ چہ کوم سفارشات دی، دا مونږہ منو۔ مونږ بہ دا بحال کړو نو زما پہ خیال ھیځ ضرورت ئے نشتہ دے۔ ډیرہ مہربانی۔

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر، مونږ دا۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پرویز خان۔

جناب پرویز احمد خان: پہ ھغے کبنے مونږ دا Decide کړے وہ چہ دا کمیټی د دے سفارش کوی چہ مہربانی د اوکړے شی دا ټول روډز چہ کوم دی، اکثر ډیپارټمنټ، مونږ دا بار بار وایو چہ ھغوی د خپلو غلاګانو د پارہ دا شے ختم کړے دے نو مونږ دا ریکویسټ کړے دے چہ دا مونږ Recommend کړی دی پر زور چہ دا روډ قلی د بحال شی او چہ دا کوم ئے Abolish کړی دی، ھغہ د

مطلب دا دے چه بیا بحال شی او واپسی د د هغوی اوشی نو دے سره به مطلب دا دے چه۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، جب کمیٹی نے اس کی Cognizance لی ہے تو کمیٹی کو اس ہاؤس نے ریفر کیا ہوگا اور Cognizance لی ہے اور کمیٹی نے اپنی رپورٹ بنالی ہے، میرے خیال میں جب رپورٹ آجائیگی اور یہ ہاؤس Adopt کرلے گا پھر تو معاملہ ہی ختم ہوجائیگا یا پھر یہ Withdraw کرکے کمیٹی کی رپورٹ کا انتظار کریں کیونکہ وہ جو مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہی مقصد ان کو سٹینڈنگ کمیٹی دے رہی ہے تو جو رپورٹ آجائیگی اس ہاؤس میں، وہ رپورٹ Adopt ہوجائیگی تو Naturally ان کا کام ہوجائیگا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں ایک۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: امان الله خان (سیکرٹری صوبائی اسمبلی)، د کمیټئی د رپورټ څه پوزیشن دے ؟ آپ تشریف رکھیں، ایک منٹ۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: منسټر صاحب مونږ سره دا Commitment کړے وو چه د دے چه دا کوم Recommendations دی، Within a month به دا Implement کیږی نو تر اوسه پورے آیا دا ولے نه دی Implement شوی څکه چه Within a month خو، د اسمبلئ ریکارډ موجود دے چه Within a month دا مونږه Implement کوؤ نو ولے نه دی Implement شوی؟ څکه چه دا خو د دے ټول هاؤس فیصله وه او Already ګورنمنټ منلے وه، دا خو اوس د دے استحقاق مجروح کیږی، د دے ټول ایوان څکه چه یوه فیصله په دے ځائے کښنے اوشی او ګورنمنټ ورسره اومنی او تر اوسه پورے دا نه ده Implement شوے، زما په خیال دا ډیره افسوسناکه خبره ده۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ قرارداد Already present ہوچکی ہے، ابھی دو باتیں ہیں یا تو گورنمنٹ اس کو Oppose کرے گی، اگر گورنمنٹ Oppose نہیں کر رہی تو چیئرمین صاحب بات کر رہے ہیں، وہ بھی یہی ہے۔ ان کی Recommendations اگر Preliminary report کوئی ہے بھی صحیح، وہ بھی آجائے تو In addition ہو جائیگا، ابھی تو یہ Present ہوچکی ہے۔ تو اب آپ کو اس پر ووٹنگ کرانی ہے کیونکہ ممبرز جو ہیں، اس کو واپس نہیں کرتے اور اگر وہ واپس نہیں کرتے تو پھر یا اس کو گورنمنٹ Oppose کرے گی۔۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ دا رپورټ راغلے دے ؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انور خان صاحب۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: چونکه د سټینډنګ کمیټۍ چیئرمین صاحب مونږ ته ایشورنس را کړے دے جی، مونږ سره کښیناستلے هم دے چه مونږ په دغے کښے Within a month تاسو له دغه درکوؤ جی، چونکه د هغوی ایشورنس Acceptable دے، زهٔ دا خپل قرارداد واپس اخلم چه د هغے هغه جواب مونږ ته ملاؤ شی او مونږه Assure کړی۔ نو که د هغے جواب نه مونږه مطمئن نه شو نو بیا به مونږ قرارداد راولو۔ فی الحال دا تاسو مه Oppose کوئ، زهٔ خپل قرارداد واپس اخلم او د هغه کمیټۍ رپورټ دغه کوؤ، دوئ د مونږ Assure کړی جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب، آپ؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، میں قرارداد واپس نہیں لینا چاہتا۔

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر۔

جناب قائمقام سپیکر: پرویز خان صاحب۔

جناب پرویز احمد خان: جناب والا! دیکښے یو میټنګ شوے دے، دا تقریباً مونږه دوه ځله Repeat کړو او دا سفارش مو اوکړو نو زمونږه دا ګزارش دے چه کمیټی تاسو جوړه کړئ د هاؤس په Recommendations باندے، 'هاں' یا 'ناں' فیصله

پکار ده چه بل اجلاس راځي چه هغه مونږ کلیئر کړے وی چه زمونږه دا ایوان د هغے نه خبرېږی۔

جناب قائم مقام سپیکر: نه پرویز خان، د هغے هغه رپورټ کوم ځائے کښے دے ؟

جناب پرویزاحمد خان: رپورټ جی دلته شته کنه، دا تاسو اوګورئ-----

جناب قائمقام سپیکر: جی،جی۔

جناب پروزیزاحمد خان: د دے چه کوم زمونږ ورکس اینډ سروسز سائډ باندے دوست محمد صاحب دے ، هغه سره باقاعده د دے ریکارډ پروت دے-----

جناب قائم مقام سپیکر: رپورټ۔

جناب پرویزاحمد خان: دوست محمد صاحب دے زمونږ د-----

جناب قائم مقام سپیکر: تاسو دا مهربانی اوکړئ چه د دے هغه رپورټ فائنل کړئ چه د دوئ دغه اوشی۔

جناب پرویزاحمد خان: هغه خوجی دلته په اسمبلئ کښے دننه موجود دے او دوست محمد خان د هغه نوم دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: څومره ټائم کښے به رپورټ پیش کړئ ؟

جناب پرویزاحمد خان: زهٔ خو به ئے جی اوس پیش کړم، یو ګهنټه ټائم راکړئ، زهٔ به اوس دوست محمد خان رااوغواړم، هغه رپورټ به راوړی۔

Mr. Acting Speaker: In this session?

جناب پرویزاحمد خان: هم دیکښے به ئے درته پیش کړم۔

Mr. Acting Speaker: In this session?

جناب پرویزاحمد خان: او جی، بالکل۔

جناب سکندر عرفان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: اورنگزیب صاحب!وہ کہہ رہے ہیں کہ اسی سیشن میں ہم رپورٹ پیش کریں گے، اسی سیشن میں،ابھی ہمارے پاس پانچ چھ دن ہیں،آپ مطمئن ہیں؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی ہاں، مطمئن ہوں۔

Mr. Acting Speaker: Thank you very much. This motion may be treated as withdrawn.

جناب عبدالاکبر خان: یہ سر، آپ نے Withdraw کر دیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ Withdraw ہو گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: Withdraw ہو گیا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، اسے آپ 'پینڈنگ' کریں۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: ابھی سر، اسے 'پینڈنگ' رکھیں، جب یہ رپورٹ آ جائیگی اور یہ مطمئن ہو جائیں تو پھر۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: So the resolution is kept pending.
Sardar Aurangzeb Nalotha: Thank you, Janab Speaker.
Mr. Acting Speaker: Dr. Yasmin Jaseem, honourable MPA, to please move her resolution No. 155. Dr. Yasmin, please.

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: Thank you so much, Mr. Speaker, چه تاسو ما له ټائم را کړو جی۔ آج میں قرارداد پیش کرونگی، یہ About the contract doctors ہے۔

"یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبے میں تمام ایم بی بی ایس، ایم ڈی ڈاکٹرز جو کہ 1995 میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی ہوئے تھے، کو ریگولر کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ انہیں تمام مراعات بھی دی جائیں"۔

جی زهٔ به د دے ډیټیل تاسو ته اووایمه چه دا کوم ډاکټرز ما اووئیل چه About دا دوه سوه ډاکټران جی 1995 دسمبر، نومبر کښے په کنټریکټ باندے اغستے شوی وو، بیا په سوله اګست 2007 کښے دا کنټریکټ د دوئ ختم شو او دوئ ئے Terminate کړل، د دوئ د Termination Order دا کاپی ما سره پرته ده۔ بیا د دے نه پس دا ډاکټرز چه دی، دوئ په هائیکورټ کښے خپل کیس اوکړو او دوئ په دے دوران کښے 'ټائم ټو ټائم' پبلک سروس کمیشن د پاره Appear کیدل او په دیکښے Most of them چه کوم پکښے کوالیفائی کیدل نو هغوی لاړل۔ دیکښے زیات ډاکټران هغه وو چه اوس هغه تقریباً Overage شوی

دی او هغوی بیا په پبلک سروس کمیشن کښے نه شی Appear کیدے۔ هغوی پنځلس کاله په کنټریکټ باندے سروس اوکړو خو هغه ئے په دے پوزیشن کښے اوکړو چه کوم ګورنمنټ راځی نو هغوی ئے ټارچر کوی۔ 2007 کښے چه څنګه ما تاسو ته اووئیل چه دوئ Terminate شو، بیا دوئ خپل کیس اوکړو او تقریباً یو کال دوئ کیس اوچلولو۔ د دے ډاکټرانو Arguments هم ما سره دی، یو کال کښے د دوئ په لکهونو روپئ خرچ اوشو او د هغه کیس Arguments هم دی او اوس هائیکورټ د دوئ په Favour کښے Decision اوکړو، هغه د دوئ په Favour کښے اوشو چه دوئ د ریګولر شی نو بیا هیلتھ ډیپارټمنټ اووئیل چه د دوئ Against به مونږه سپریم کورټ ته ځو خو د هغے ټائم پوره شو، یعنی دا کیس Time barred شو او اوس زما دا اسمبلئ ته رو دا ریکویسټ دے د صوبائی حکومت نه او د هیلتھ ډیپارټمنټ نه چه اوس دا ډاکټران ریګولر کړئ او دوئ د From the date of first contract, 1995 نه اوسه پورے دا ټول ډاکټرز بحال کړی او دوئ ته د هغے مراعات هم ملاؤ شی او دوئ د 'اپ ګریډ' هم شی نو دا زما، او د دے مثال هغه چه په صوبه پنجاب، بلوچستان او صوبه سندھ کښے ټول ډاکټران کنټریکټ باندے وو نو هغوی ئے ریګولر کړی دی خو زمونږه ګورنمنټ دا کار نه دے کړے، دا دے اوس د دے نوټیفکیشن ما سره دے۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> ټهیک شوه بس۔ مسټر بشیر بلور صاحب۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر صاحب! آپ ہاؤس کو Put up کریں، انہوں نے جو قرارداد پیش کی، آپ اسے Put up کریں۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> جناب سپیکر، یہ بہت اچھی قرارداد ہے اور اس میں میں ایک۔۔۔۔۔

<u>جناب قائمقام سپیکر:</u> جناب صابر شاہ صاحب۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> جناب سپیکر، اس میں گزارش ہے کہ یہ جو کنٹریکٹ لیکچرز اور کنٹریکٹ سبجیکٹ سپیشلسٹ ہیں، ان کو بھی شامل کیا جائے اور میں کہتا ہوں Unanimously اس قرارداد کو پاس کیا جائے۔

(تالیاں)

<u>Mr. Acting Speaker</u>: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes'-----
<u>Syed Muhammad Sabir Shah:</u> With amendment.
<u>Mr. Acting Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution, with amendment, moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Acting Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(تالیاں)

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر، 'بائی میجارٹی'، 'No' خو او شو کنه۔

(شور/ قطع کلامیاں)

<u>Mr. Acting Speaker:</u> By majority, by majority.

(شور/ قطع کلامیاں)

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> آپ تشریف رکھیں۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> سر، یہ انتہائی اہم ریزولیوشن ہے۔ جب یہ Unanimously پاس ہو گئی، یہ بہت اہم ریزولیوشن ہے، اگر آپ لوگوں نے-----

(شور/ قطع کلامیاں)

<u>جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر):</u> نہیں، اگر آپ کہدیں، آپ اگر فلور آف دی ہاؤس پہ کہدیں کہ یہ Unanimously ہمیں منظور ہے-----

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> جناب سپیکر صاحب-----

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> نہیں، نہیں، وہ تو ہم نے نہیں سنا۔ آپ اپنی بات کریں، آپ اپنی بات کریں نا۔

(شور/ قطع کلامیاں)

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> چیئر سے رولنگ آچکی ہے، اب ہم Bound ہیں۔

<u>جناب قائمقام سپیکر:</u> آپ دونوں تشریف رکھیں، آپ دونوں تشریف رکھیں۔

(شور/ قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں ہم سارے اس ہاؤس کے معزز ممبران ہیں، آپ لوگوں کو پتہ نہیں، میں اکثر نوٹ بھی کرتا ہوں، یہ منسٹر صاحبان اپنے دفتروں میں نہیں بیٹھتے کہ سارے ایم پی ایز منسٹر صاحبان کے پیچھے لگے ہوتے ہیں، وہ ان سے Recommendations لیتے ہیں، اس میں چیئر کس طرح بات سن سکتی ہے؟ اب 'No' کی آواز اسطرح نہیں آتی ہے، 'Yes' کی آواز نہیں آتی ہے، ورنہ پھر میں کاؤنٹنگ شروع کرونگا، قانون کے مطابق میں کاؤنٹنگ شروع کرونگا۔ دیکھیں آپ یہاں سب باتیں کرتے ہیں، گپ شپ لگاتے ہیں، آپ اپنی باتوں میں Busy ہوتے ہیں، آپ کوئی توجہ نہیں دیتے کہ اس اسمبلی میں کیا Proceedings ہورہی ہیں، میں اس کا سخت نوٹس لیتا ہوں۔ اگر اسطرح ہوتا ہے پھر چیئر ایک بات 'اناؤنس' کرتی ہے، دوسرے ممبر صاحبان کھڑے ہوکر کہتے ہیں کہ نہیں اسطرح ہونا چاہیئے۔ اگر آپ Attention دیتے اور آپ توجہ سے اپنے ممبر صاحب کی بات اور چیئر کی بات سنتے تو یہ غلطی نہ ہوسکتی تھی۔ میں اکثر نوٹ کرتا ہوں کہ اسمبلی میں جب ہم بیٹھے ہوتے ہیں تو سارے ایم پی ایز صاحبان پیچھے پھیرتے ہیں، منسٹر صاحبان کے ساتھ گپ لگاتے ہیں، اب تو یہ گریجویٹ اسمبلی ہے، 'نان گریجویٹ' اسمبلی نہیں ہے، سب رولز جانتے ہیں، اردو میں بھی ہیں، انگلش میں بھی ہیں۔ میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں، التجاء کرتا ہوں کہ پانچ چھ گھنٹے ہوتے ہیں، اسلئے زیادہ توجہ سے دے دیں تاکہ چیئر سے بھی غلطی نہ ہو اور آپ لوگوں سے بھی۔ Thank you very much۔

(شور)

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: میں ایک بار پھر اس موشن کو، اس ریزولیوشن کو ہاؤس کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔

The motion before the House is that the resolution, with amendment, moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’.and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed by majority.

(Applauses)

Mr. Acting Speaker: Ms Uzma Khan, honourable MPA, to please move her resolution No. 157. Ms. Uzma Khan, please.

محترمہ عظمیٰ خان: "یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ پشاور کے دیگر تدریسی ہسپتالوں کی طرح لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں بھی جنرل سرجری، میڈیکل، آرتھوپیڈک وارڈوں کے اضافے کیلئے اقدامات کئے جائیں تاکہ صوبے کے غریب عوام کو علاج و معالجے کے بہتر اور زیادہ سے زیادہ مواقع میسر ہو سکیں"۔

سپیکر صاحب! زۀ لږ Explanation کول غواړم۔

Mr. Acting Speaker: Please, please.

محترمہ عظمیٰ خان: سر، د دے Experience خو تاسو ته هم شوے دے چه په ایل آر ایچ کښے کوم Burden دے، Patients، ډاکټرز او بل د سټاف چه کوم Over load دے جناب سپیکر، زۀ دا وایم چه که مونږ هغه Patients د پاره، د غریبانانو د پاره ډیرهسپتالونه جوړ کړل، زمونږه سیدو میډیکل هسپتال شو، زمونږه د مردان کمپلیکس شو لیکن د هغے باوجود په پشاور باندے Burden کم نه شو، د دے وجے نه چه هلته Quality of medical facilities نشته، مونږ ته ډاکټرز نشته نو په پشاور باندے Burden دے او په نسبت د نورو هسپتالونو په پشاور ایل آر ایچ باندے ډیر Burden دے او د هغے په نسبت دا یو ډیر غټ هسپتال دے۔ په مخکښے کال کښے دا یوه فیصله اوشوه چه په ټولو ټیچنګ هسپتالونو کښے د وارډز اضافه اوکړی لیکن د هغے نه ئے ایل آر آیچ Exclude کړے وو، زۀ دا غواړم چه په ایل آر ایچ کښے هم د وارډز اضافه اوشی۔ کے ټی ایچ یو وړوکے هسپتال دے، هلته د میډیکل، سرجری او د آرتهوپیډک پینځه پینځه وارډز دی او په ایل آر ایچ کښے درے، درے وارډز دی نو زۀ دا غواړم چه دا Unanimously پاس شی، دا د غریبانانو مسئله ده۔ سپیکر صاحب! زمونږه او ستاسو په شان خلق به میډیکل Facilities پرائیویټ هم حاصل کړی لیکن د غریبانانو د پاره یوه Facility ده او زۀ به دا خواست کوم بلور صاحب ته هم چه هغه کم از کم دا Oppose نه کړی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب عبدالاکبر صاحب۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ رول 123 دیکھیں، "General public interest means a matter of interest at Provincial or National level and does not include development projects for which resources, feasibility reports and other technical requirements are pre requisite"، اگر یہ بنائیں گے تو سب کیلئے ٹیکنیکل اور فزیبلٹی رپورٹ فانس کو چاہیئے، اسلئے رول 123 کے تحت یہ Admissible نہیں، اسلئے ہم Oppose کرتے ہیں۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ یہ جناب۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب اسراللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: عبدالاکبر خان جب اس سیٹ پر تھے تو ہمارے لئے بہت اچھے تھے لیکن ہم تو دعا گو تھے کہ یہ منسٹر بن جائیں لیکن سر، ابھی سے یہ حال ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے ایک چیز ایڈمٹ کرلی، ہاوس میں پیش ہو گئی تو یہ جو رولز ہیں، یہ آپ کیلئے تھے، آپ وہاں پر اس کو Kill کر دیتے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، Initial Stage کیلئے، دو سٹیجز ہوتے ہیں، جب آپ کے سیکر ٹریٹ میں قرارداد آتی ہے تو آپکا سیکر ٹریٹ اس کیلئے الگ جو Provision ہے، اسکو دیکھ کر ایجنڈے میں لاتا ہے لیکن جب موشن کو Move کرنے کا وقت آتا ہے تو پھر 122 کے نیچے جو Provisions ہیں، وہ Apply ہوں گے۔ اب چونکہ Move کرنے کی آپ نے اجازت دے دی، قرارداد انہوں نے پیش کر دی، اب وہ موشن پر آ گئی تو ہم اس سٹیج پر اس کو 123 کے تحت Oppose کرتے ہیں۔ اگر آپ اس کو ووٹ کیلئے ڈالتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے جی۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر، وہ ٹھیک ہے لیکن یہاں پر عبدالاکبر خان گورنمنٹ کے Behalf پر Act کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: کیونکہ سر، وہ ایم پی اے ہیں۔

Mr Acting Speaker: The motion before the house is that the resolution moved by the honorable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority. Mr. Parvez Ahmad Khan, honorable MPA, to please move his resolution No. 158.

جناب پرویز احمد خان: جناب والا، "یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ غیر ممنوعہ اسلحہ لائسنس کے اجراء پر پابندی کی وجہ سے بغیر لائسنس اسلحہ رکھنے کے رجحان سے جرائم بھی بڑھ رہے ہیں اور خزانہ بھی متوقع آمدن سے جو کہ کروڑوں روپے بنتی ہے، محروم رہتا ہے، لہذا صوبائی حکومت اسمبلی ممبران اور پولیس کی رپورٹ پر مناسب فیس لاگو کرنے پر متعلقہ ڈی سی اوز کے ذریعے غیر ممنوعہ اسلحہ لائسنس مثلاً پستول اور شارٹ گن لائسنس کا اجراء کرے، نیز آل پاکستان لائسنس کی منظوری کے اختیارات صوبائی ہوم سیکرٹری کو دے دے"۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب اسرار اللہ گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ سر، اس میں جو انکا مدعا ہے، وہ بالکل ٹھیک ہے، سارا ہاؤس Agree کرے گا، اس پر بات بھی ہو چکی ہے جب لا اینڈ آرڈر کی میٹنگ تھی لیکن سر، ابھی یہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہے اور اس پر وہاں سے ہدایات آئی ہیں کیونکہ آرمز آرڈیننس 1965 جو ہے، اس کے تحت فیڈرل گورنمنٹ آپکو ہدایات دے سکتی ہے، تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر اس قرارداد کو ہم ویسے ہی رکھیں کہ سابقہ طریقہ کار کو بحال کیا جائے جو 1999 سے پہلے تھا، تو اس میں سب Cover ہو جائے گا۔

Mr Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution, with amendment, moved by the honorable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Muhtarama Nargis Samin, honorable MPA, to please move her resolution No. 169. Muhtarama Nargis Samin, please.

محترمہ نرگس ثمین: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ فاٹا سمیت صوبے کے دیگر علاقوں سے جو لوگ نقل مکانی پر مجبور ہو گئے ہیں، جن کیلئے صوبائی حکومت نے مختلف مقامات پر خیمہ بستیاں بھی قائم کر دی ہیں لیکن مناسب سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے بالخصوص عورتیں اور بچے جو کہ لاکھوں کی تعداد میں ہیں، مختلف قسم کے مسائل سے دوچار ہیں، خوراک اور پینے کا صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے مختلف قسم کی بیماریاں جن میں ڈائریا اور جلدی امراض سب سے زیادہ ہیں،

اگر اب بھی مناسب اقدام نہ اٹھایا گیا تو جرائم میں اضافہ ہو سکتا ہے جو کہ حکومت کیلئے ایک نیا چیلنج ہوگا، لہذا یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ آفت زدہ علاقوں میں امن کی بحالی کیلئے ٹھوس اقدامات اٹھائے جائیں"۔

یہ قرارداد میں نے چار مہینے پہلے جمع کی تھی لیکن اب باری آسکی۔ دیر آید درست آید۔ شکریہ۔

Mr Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honorable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr Abdul Sattar Khan, MPA, to please move his resolution No. 177. Mr Abdul Sattar Khan, please.

جناب عبدالستار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ اس قرارداد کو پیش کرنے سے پہلے میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہونگا، چونکہ یہ ملکی لیول کا ایک میگا پراجیکٹ ہے جس پر ضلع کوہستان اور نادرن ایریا کے درمیان کوئی Dispute بھی ہے اور وہ لوگ بڑی چالاکی سے، بڑی ہوشیاری سے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہمارے ضلع اور فرنٹیئر کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے دو تین مہینے پہلے اس ریزولیوشن کو Submit کیا تھا، اس کی ضرورت اسلئے محسوس ہوگئی تھی کہ اس کیس کو مرکز میں لے گئے ہیں اور وہ اس بھاشا ڈیم کے خلاف بات کر رہے ہیں، میرے خیال یہ میں تمام ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔

"یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع کوہستان میں مجوزہ ڈیم جو بھاشا کے مقام پر تعمیر ہو رہا ہے، اس کا نام 'بھاشا ڈیم' رکھا جائے، اس ڈیم میں 'دیامر' کا اضافہ نہ کیا جائے کیونکہ بھاشا کی زمین ضلع کوہستان کی ملکیت ہے، نیز بھاشا ڈیم کی رائلٹی / مراعات میں ضلع کوہستان اور صوبہ سرحد کے لوگوں کے حق کو تسلیم کیا جائے، خصوصاً کوہستان کے عوام کیلئے نوکریوں اور رائلٹی میں کوٹہ مختص کیا جائے کیونکہ پاکستان میں توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے میں ضلع کوہستان کے عوام ایک تاریخی قربانی دے رہے ہیں"۔

Mr Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honorable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mufti Syed Janan, the honorable MPA, to please move his resolution. Mufti Syed Janan.

مفتی سید جانان: جناب سپیکر، صاحب مہربانی۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ "یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبائی اسمبلی کی پاس کردہ قرارداد پر عملدرآمد کرتے ہوئے تحصیل ٹل اور اس کی جملہ یونین کونسلوں کو 2010 کے آخر تک گیس فراہم کی جائے"۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ قرارداد Amended نہیں ہے، Amended لائیں، Amendment کے ساتھ۔

Mr. Acting Speaker: All right. The motion before the House is that the resolution moved by the honorable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his resolution No. 223. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: "یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ افتخار خان شگئی شہید، سابقہ ایم پی اے کی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ کالج شنکر مردان کو 'افتخار خان شگئی شہید میموریل کالج' کے نام سے منسوب کرے"۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب قاضی اسد صاحب۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ، سپیکر صاحب۔ میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ ESTACODE کے مطابق کسی انسٹی ٹیوشن کا نام جب آپ منسوب کرنا چاہتے ہیں تو اسٹبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے اس کی وضاحت اور اسٹبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے کیا جاسکتا ہے، ہم نے یہ قرارداد ان کو بھیج دی، ابھی تک اس کی وضاحت ہمیں نہیں آئی ہے۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ انکی وضاحت آنے تک انتظار کیا جائے، اس کے بعد ہم اس پر بات کریں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، ادارے سب سپریم ہیں، اسٹبلشمنٹ کے اوپر کوئی ادارہ تو نہیں ہے، ہم جواب کا انتظار کریں گے کہ جب وہ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پینڈنگ رکھیں گے نا، اس کو ہم پینڈنگ رکھیں گے۔ جناب پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: میں گزارش کر رہا ہوں، جناب سپیکر۔

جناب رحیم داد خان (سینیئر وزیر): جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب رحیم داد خان! آپ تشریف رکھیں۔ جناب پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: مہربانی، جناب۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں، دو باتیں ہیں، ہم سڑکوں، چوراہوں، چوکوں اور بلڈنگز پر نام رکھ رہے ہیں اور بے دھڑک رکھ رہے ہیں، جو جی میں آتا ہے، اس ہاؤس کا معزز رکن جو میں سمجھتا ہوں کہ شرافت کا علمبردار اور انتہائی مخلص ہمارا ساتھی، اس کی ایک معصوم سی قرارداد سامنے آتی ہے اور اس کے جواب میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ اسٹبلشمنٹ کی طرف سے ہمیں 'کلیئرنس' نہیں آئی، یہ بات بذات خود اس معزز ایوان کو ثابت کرنے کے مترادف ہے کہ یہ ہاؤس اسٹبلشمنٹ کے اشارات پر چل رہا ہے۔ (تالیاں) یہ تو ہماری توہین ہے اور اگر ہم اتنے بے بس ہیں، اگر یہ ہاؤس اتنا ہی بے بس ہے کہ افتخار شگئی جیسے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اگر اجازت دیں تو۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

سید محمد صابر شاہ: جناب، اگر یہ صورتحال ہوگی۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: چلو چلو، بولو جی۔

سید محمد صابر شاہ: ایک جائز بات کو بھی سننے کیلئے، تو پھر ہم باہر چلے جاتے ہیں۔ یہ کونسی بات ہے، بجائے اس کے کہ اس قرارداد کو ہم واپس اسٹبلشمنٹ بھیجیں، اس کو پیش کیا جائے، Unanimously، یہ اس ہاؤس کی توہین ہے جی کہ اسٹبلشمنٹ کلیئرنس دے گا اور ایک بھائی ہمارا شہید ہوا ہے، ہم اسکا انتظار کریں گے؟ (تالیاں) یہ الفاظ واپس لئے جائیں، یہ ریکارڈ پہ ہونگے، آنے والی ہماری نسلیں دیکھیں گی کہ ایسی معصوم قرارداد اس ہاؤس کے ایک ممبر کی شہادت پہ، اسکے نام سے منسوب کرنے کی قرارداد ہو اور ہم کہتے ہیں کہ ہمیں کلیئرنس آئیگی حکومت اور اسٹبلشمنٹ سے، کیا یہ ہاؤس Soverign نہیں ہے، کیا

ہم آزاد نہیں ہیں، کیا اس ہاؤس کے فیصلے جو ہیں، آزادی کے متحمل نہیں ہو سکتے؟ یہ ہماری توہین ہے جناب، ان الفاظ کو واپس لیا جائے اور قرار داد کو پاس کیا جائے۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جی، قاضی اسد صاحب۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> پلیز، اسکا یہ مطلب نہیں تھا کہ ہم اس پہ کوئی رکاوٹ ڈال رہے ہیں یا یہ معصوم نہیں تھی، افتخار جھگڑا ہمارا بھائی تھا، ہمیں دکھ ہے اور ہم اس کے نام کو، یہ تو ایک بڑی چھوٹی سی چیز تھی جس کے ذریعے ہم کر سکتے ہیں، اتنی بڑی بات نہیں ہے کہ آپ ووٹ کیلئے ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں ہاؤس کے اختیارات کے بارے میں بھی بات نہیں کر رہا تھا، بالکل اختیار ہے، بالکل نہ ڈالیں سر، ہم قبول کرنے کیلئے تیار ہیں۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> On the request of the Minister concerned, this resolution is kept pending.

(شور / قطع کلامیاں)

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> ووٹ کر لیتے ہیں، ٹھیک ہے۔

(شور / قطع کلامیاں)

<u>Mr. Acting Speaker</u>: The motion before the House is that the resolution moved by the honorable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr Acting Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Abdul Akbar Khan, honorable MPA, to please move his resolution No. 224. Mr. Abdul Akbar Khan.

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> "جناب سپیکر، محترمہ بے نظیر بھٹو شہید صاحبہ نے گزشتہ انتخابی مہم کے دوران مردان کے دورے میں مردان کے ان دیہاتوں کو گیس کی فراہمی کا وعدہ کیا تھا جہاں تاحال گیس کی سہولت موجود نہیں ہے لیکن موجودہ حکومت نے ابھی تک ان کے وعدے کو پورا کرنے کیلئے اقدامات نہیں اٹھائے، لہذا یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کے وعدے کے ایفا کی غرض سے مردان کے ان تمام دیہاتوں کو گیس فراہم کی جائے جہاں تاحال گیس کی سہولت موجود نہیں"۔

جناب سپیکر، یہ قرارداد میں نے دوتین مہینے پہلے آپ کے سیکرٹریٹ میں جمع کی تھی، ابھی تقریباً کام ہوا ہے لیکن یہ قرارداد ہم پاس کروانا چاہتے ہیں تاکہ کوئی علاقہ وہاں پر گیس سے نہ رہ جائے، اسلئے برائے کرم آپ اس کو ووٹ کیلئے منظور کریں۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر، جناب سپیکر۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب ثاقب اللہ خان۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> دا قرارداد عبدالاکبرخان پیش کړو، د دے نه مخکښے هم اوشو جی، دا مسئله د هر ځائے ده۔ زمونږه او ستاسو د حلقے، زمونږ د حلقے هم دا مسئله ده، زۀ به دا ریکویسټ کومه خپل مشر ورور ته چه په دیکښے لږ Amendment اوکړو او دا سفارش د ټولو د پاره اوکړو جی۔ زمونږه په شیخانو باندے، زمونږه په بډه بیره باندے ګیس راغلے دے خو هلته هم نشته دے، زۀ دا ریکویسټ کومه سر، چه دا د ټولو د پاره اوکړو، چه دا Unanimously اوکړو چه دا مسئله حل شی۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> یہ قرارداد اس دورے سے وابستہ ہے جو شہید بے نظیر بھٹو صاحبہ نے مردان کا کیا تھا الیکشن سے پہلے اور انہوں نے وہاں پر جلسہ عام میں اعلان کیا تھا، ٹھیک ہے ہم بالکل آپ کے ساتھ متفق ہیں، ایک اور قرارداد لاتے ہیں جس میں ہم یہ کہتے ہیں کہ جہاں پر بھی گیس نہیں ہے۔۔۔۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> نہیں، اس میں 'امنڈمنٹ' نہیں، یہ میری۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب صابر شاہ صاحب، صابر شاہ صاحب۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> جناب، فلور آپ نے مجھے دیا ہے۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> مسٹر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، جہاں تک قرارداد کی روح کا تعلق ہے، میں اس قرارداد سے اتفاق کرتا ہوں لیکن جو بات چمکنی صاحب نے کہی ہے کہ اس قرارداد کے اندر ان تمام جگہوں کو شامل کیا جائے جہاں پہ سوئی گیس کی منظوری ہو چکی ہے اور وہاں پہ حکومت کی تبدیلی کے بعد ان پر کام نہیں ہو رہا ہے اور دوسری بات میں تھوڑی سی عبدالاکبر خان صاحب سے، کتاب ان کے پاس ہوتی ہے، ابھی ابھی کچھ دو تین قراردادوں سے پہلے، کوئی دس پندرہ منٹ پہلے انہوں اس قرارداد کی مخالفت کی تھی، جو ڈیویلپمنٹ ہے، اس حوالے سے، جہاں پر پیسے کا عمل دخل ہو، جہاں پہ اخراجات آئے، اس کی انہوں نے مخالفت کی اور دس منٹ بعد پھر دوسری قرارداد پیش کی، میں ان کی حمایت کرتا ہوں (تالیاں) اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ حکومت کو 'ڈبل سٹینڈرڈ' نہیں رکھنا چاہیئے، حکومت کا مؤقف بڑا واضح ہونا چاہیئے اور اگر عبدالاکبر خان جیسے لوگ، جن سے ہم سیکھتے ہیں، بہت بڑا پارلیمنٹرین ہے-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب، صابرہ شاہ صاحب، عبدالاکبر خان صاحب کا موڈ دیکھیں۔

سید محمد صابرہ شاہ: حالات کی نبض پر ان کا ہاتھ ہوتا ہے لیکن جب یہ ایسی حرکت کرتے ہیں تو ہمیں بڑا دکھ ہوتا ہے۔ یہ بڑی معصوم قرارداد ہے، یہ غازی کا علاقہ، تحصیل غازی میں بجلی و سوئی گیس کا کام ادھورا ہے، اس کو بھی اس میں شامل کیا جائے اور Unanimously اسے پاس کیا جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: صابر شاہ صاحب، ایک منٹ۔ عبدالاکبر خان۔ میں نے عبدالاکبر خان صاحب کو اس وقت بھی دیکھا ہے جب وہ اپوزیشن کے ساتھ پھرتے تھے، اس وقت ان کے اور جذبات تھے، اب اور جذبات ہیں۔ جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، پیر صاحب نے بات کی کہ میں نے اس وقت ڈیویلپمنٹل کا ذکر کیا کہ اس وقت یہ پاس کریں۔ جناب سپیکر، گورنمنٹ کا لفظ اس میں آتا ہے تو گورنمنٹ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ پراونشل گورنمنٹ، کیونکہ اس کی Definition کی کلاز میں جب گورنمنٹ کو Define کیا گیا ہے کہ 'The Government of North-West Frontier Province' تو جو 'نارتھ ویسٹ

فرنٹیئر پراونس' کی گورنمنٹ کی ڈیویلپمنٹل فیزبیلٹی، ٹکنیکل وہ چیز اس میں نہیں ہے، یہ تو ہم سفارش کرتے ہیں مرکزی حکومت سے، یہ تو صوبائی حکومت کے کوئی Resources پر نہیں ہے، فیزبیلٹی پر نہیں، ٹکنیکل پر نہیں ہے، یہ تو ہم فیڈرل گورنمنٹ سے سفارش کرتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے یہ کام کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: میں کہتا ہوں کہ اس میں پیسہ Involve نہیں ہوتا، یہاں تو ہم سڑکوں کے مطالبے، یہاں تحصیلوں کی ہم قرارداد لاتے ہیں، کیا اس میں پیسہ Involve نہیں ہوتا؟ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ رویوں کو ٹھیک کریں، بات رویوں کی ہے کہ کسے بلڈوز کرنا چاہیں، کتاب اٹھا دی جاتی ہے، کسی کی آپ Favour کرنا چاہیں تو کتاب بند کر دی جاتی ہے، میں نے کہا 'ڈبل سٹنڈرڈ' ہے، اسکو بند کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ملک قاسم صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب! بے نظیر بی بی قومی لیډره وه، د ټول پاکستان لیډره وه، هغے د ټول پاکستان د پاره، د خیر سګالئ د پاره هر چرته ئے ګیس ورکولو خو زمونږه ضلع کرک، پرون ټوله زمونږه ضلع جام وه، په دیکښے د دا Amendment اوشی چه کرک ضلع کښے د کلی کلی ته ګیس اورسیږی نو بیا مونږه د دے سره اتفاق کوؤ ځکه چه مونږه په دیکښے Aggrieved یو، کرک ډسټرکټ زما دے، اول حق زما دے۔ 'خپله خاوره خپل اختیار' دوئ نعرے وهلے، مونږه په هغے باندے عمل غواړو، جناب والا۔

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب صاحب۔ اس قرارداد میں ایک دلچسپی ہے، وہ اور قراردادوں میں نہیں ہے، اسلئے تمام حضرات اس میں سیریس بھی ہیں اور بات بھی کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں نام آیا ہے محترمہ بے نظیر بھٹو کا، تو مسٹر عبدالاکبر خان نے کئی دفعہ اس فلور پر یہ بتایا ہے کہ جب ایک لیڈر قومی ہیرو کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے تو وہ ایک پارٹی کا لیڈر یا اس کو ایک ضلع کا لیڈر قرار دینا، یہ اس کی توہین ہوتی ہے۔ اگر ہماری 'امنڈمنٹ' کے اندر یہ آ جائے کہ چوبیس اضلاع کو گیس فراہم کر دی جائے اور ساتھ محترمہ بے نظیر بھٹو کا نام آ جائے تو ہم بھی استفادہ کر لیں گے۔ مجھے عبدالاکبر خان یہ بتائیں کہ اس قرارداد میں یہ کہاں لکھا ہوا ہے

کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے یہ کہا ہو کہ آپ مردان کو گیس دے دیں اور تیئیس اضلاع کو گیس نہ دیں یہ؟ تو کہیں نہیں لکھا ہوا ہے۔ (تالیاں)

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> میری بات جاری ہے، میں یہ سمجھتا ہوں جن لوگوں پر ہم اتفاق کر سکتے ہیں، قائداعظم محمد علی جناح ہیں اور نام ہیں، اس کے اندر یہ نام آگیا، محترمہ بے نظیر بھٹو، اگر پیپلز پارٹی کے ساتھی انکو صرف اپنی پارٹی اور اضلاع کی طرف کھینچیں گے تو ہمارا حق اور استحقاق مجروح ہو جائیگا۔ بہت عظیم پائے کی لیڈر تھیں اور ایسے لیڈر میں کہتا ہوں، بہت کم پیدا ہوتے ہیں، ایسے لوگ:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

لیکن میں جناب عبدالاکبر خان صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ تسلیم کریں اس حقیقت کو اور یہ کہہ دیں کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی خواہش اور انکے احترام میں صوبہ سرحد کے چوبیس اضلاع کو گیس فراہم کر دی جائے جن کے اندر تمام ساتھیوں کے اضلاع ہیں، یہ بہت ضروری ہے۔

(شور / قطع کلامیاں)

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> عبدالاکبرخان! دا قرارداد به مونږه هاؤس ته پیش کړو With amendment، ترمیم کے ساتھ۔

(شور / قطع کلامیاں)

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> د هاؤس نه به تپوس او کړو کنه۔ جناب عبدالاکبرخان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، جب آپ Amendment لانا چاہتے ہیں تو اس کیلئے آپ رول 'ریلیکس' کریں گے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ قرارداد کو ووٹ کیلئے ڈال دیں، بیشک یہ 'اپوز' کریں، میری قرارداد بے شک 'اپوز' کریں، دوسری قرارداد لے آئیں نا، سر۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> عبدالاکبر خان، روایت کے مطابق ابھی میں نے پہلے دو 'موو' کیں۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> آپ میری قرارداد کو کیوں خواہ مخواہ وہ کرتے ہیں؟

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> میں نے ابھی دو Amendment کی ہیں، روایت کے مطابق ہم نے کی ہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> میں تو Agree نہیں کر رہا ہوں۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں نا، تشریف رکھیں۔

(شور)

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution, with amendment, moved by the honorable Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution, with amendment, is passed unanimously. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his resolution No. 225. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، چونکہ پراونشل گورنمنٹ اس پر کام کر رہی ہے تو میں نہیں چاہتا کہ اس Controversy کو وہاں پر اٹھالوں تو اسکو آپ پینڈنگ کر لیں، مہربانی ہو گی جی۔

Mr. Acting Speaker: As requested by the honorable Member, the resolution is kept pending. Malik Qasim Khan, honorable MPA, to please move his resolution No. 226. Mr. Malik Qasim Khan.

ملک قاسم خان خٹک: "یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ہمارا صوبہ پہلے سے حالت جنگ میں ہے جس کی وجہ سے یہاں بے روزگاری بڑھ رہی ہے اور معاشی حالات دن بدن بگڑ رہے ہیں اور مزید یہ کہ موجودہ امن وامان کیوجہ سے 'چائنا انڈسٹریل زون' بھی یہاں سے دوسرے صوبوں کو منتقل کیا جارہا ہے جو یہاں کے عوام کے ساتھ نہایت ہی زیادتی ہو گی، لہذا حکومت عوام کے بہتر مستقبل کی خاطر 'چائنا انڈسٹریل زون' کو صوبہ سرحد میں قائم کرنے کے فوری طور پر اقدامات کرے تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہو سکیں"۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سید احمد حسین شاہ صاحب۔

سید احمد حسین شاہ (وزیر برائے صنعت و حرفت): میں پہلے تو شکریہ ادا کروں گا ملک قاسم صاحبہ کا، میں معذرت خواہ ہوں (قہقہے) ملک قاسم کے آگے اصل میں دو 'صاحبہ' آرہی ہیں تو اسلئے غلطی ہو گئی۔ ملک قاسم صاحب کا بھی شکریہ ادا کروں گا اور اس کے ساتھ ہی محترمہ زرقا بی بی اور محترمہ عظمیٰ خان صاحبہ کا کہ اگلی جو قرارداد آرہی ہے، وہ بھی اسی سلسلے کا حصہ ہے تو میں معزز ایوان کو تھوڑا سا بریف کرتا چلوں اس قرارداد کے بارے میں تاکہ آپ کو آسانی پیدا ہو اس قرارداد کو پاس کرنے میں یا Reject

کرنے میں۔ تو اس میں جو بات ہے، جو 'اکنامک زون' کا ذکر کیا گیا ہے، میں آپ کو یہ بتا تا چلوں کہ 2003 کے اندر President initiative کے تحت اس سکیم کو آگے بڑھایا گیا تھا اور پھر 2004 میں پرائم منسٹر آف پاکستان کے چائنا حکام کے ساتھ ملاقاتیں ہوئیں اور اس کے بعد ایک سولہ رکنی کمیٹی بنائی گئی پلاننگ کمیشن کے تحت اور اس سولہ رکنی کمیٹی نے اس کے 'بائی لاز' بنائے اور اس 'بائی لاز' کے تحت یہ طے پایا جی، یہ On record ہے کہ 'پاک چائنا زون' پاکستان کے تمام صوبوں کے اندر بنایا جائے گا۔ شروع میں پنجاب والوں نے تین ہزار ایکڑ زمین کا Commitment کیا دینے کیلئے لیکن بعد میں اس Commitment کو پورا نہ کر سکے۔ پھر جب شہباز شریف صاحب چائنا گئے تو انہوں نے واپس آکر فیصل آباد کے اندر جو ان کی زمین تھی، اس کو پاک چائنا زون کیلئے Commit کیا۔ یہ بات، یہ تاثر، یہ احساس بالکل غلط ہے کہ پاک چائنا زون کو ہمارے صوبے سے شفٹ کیا گیا ہے، یہ بات میں آپ کو Clearly بتا دینا چاہتا ہوں کہ پاک چائنا زون ہمارا اپنا ہے، پنجاب کا اپنا ہے، بلوچستان کا اپنا ہے، سندھ کا اپنا ہے۔ ہم نے ابھی اس کے اوپر کام کیا ہے، وہ یہ کہ پاک چائنا زون کیلئے حطار کے مقام پر دو ہزار ایکڑ زمین لینے کیلئے اس کا پراسس جاری ہے، اس کا سیکشن فور ہو چکا ہے اور انشاء اللہ بہت جلد ہم پاک چائنا زون کا سلسلہ حطار کے مقام پر جاری کر دیں گے۔ اگلی قرارداد میں جیسا کہ نوشہرہ اور رشکئی، جہانگیرہ اور رسالپور کا نام بھی آیا ہوا ہے تو اس کیلئے میں آپ کو بتا تا چلوں کہ سپیشل اکنامک زون، ہماری حکومت کی انشاء اللہ تعالیٰ رسالپور میں، نوشہرہ میں، رشکئی اور جہانگیرہ میں دو کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جس کے تحت وہاں پر زمین کا انتخاب کیا جائے گا اور سپیشل اکنامک زونز بھی وہاں پر قائم کئے جائیں گے، تو اسلئے یہ ضرورت تھی کہ میں آپ کو بتا دوں یہ بات اور کئی دفعہ میڈیا پر بھی کہہ چکے ہیں کہ یہ تاثر بالکل غلط ہے، پاک چائنا زون کو صوبہ سرحد سے منتقل نہیں کیا گیا، پنجاب کا اپنا ہے اور ہمارا اپنا ہے۔ بہر حال یہ قرارداد آئی ہے اور یہ نیشنل ایشو کے اوپر قرارداد ہے، میرے خیال میں اگر اس قرارداد کو پاس بھی کر دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ شکریہ، جناب۔

Mr. Acting Speaker: Malik Qasim Khan! you are satisfied?

ملک قاسم خان خٹک: دا کہ پاس شی څہ حرج نشتہ جی، فائدہ دہ جی۔

Mr. Acting Speaker: Now if we treat it as withdrawn-----

ملک قاسم خان خٹک: پاس ئے کړئ کنہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ھاں ؟

ملک قاسم خان خٹک: پاس ئے کړئ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بیا خو ضرورت نشته، چه تهٔ مطمئن ئے نو ریزولیوشن بیا۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: زهٔ خو وایم چه پاس د شی، زهٔ به مطمئن یم، دا خو به تائید شی، دا خو د صوبے د مفاد خبره ده او زما د ذات خو څه پکښے شته نه جی۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ms Zarqa Bibi, the honourable MPA and Ms Uzma Khan, MPA, to please move their joint resolution No .227.

محترمہ زرقا: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسماۃ زرقا بی بی، پلیز۔

محترمہ زرقا: "یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ضلع نوشہرہ میں رسالپور کے مقام پر 'پاک چائنا اکنامک زون' کے منصوبے کو پنجاب کے شہر فیصل آباد منتقل کرنے کے فیصلے کو واپس لے کیونکہ یہ صوبہ پہلے سے بہت پسماندہ ہے، غربت اور بیروزگاری زیادہ ہے اور وفاقی حکومت کے اس فیصلے سے اس صوبے کے مسائل میں اور بھی اضافہ ہوگا، اسلئے وفاقی حکومت اس فیصلے کو واپس لے کر اس صوبے کو مزید ریلیف دے تاکہ یہاں صنعتی واقتصادی ترقی کو فروغ دیا جاسکے"۔ شکریہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسماۃ عظمیٰ خان، پلیز۔

محترمہ عظمیٰ خان: "یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ضلع نوشہرہ میں رسالپور کے مقام پر پاک چائنا اکنامک زون کے منصوبے کو پنجاب کے شہر فیصل آباد منتقل کرنے کے فیصلے کو واپس لے کیونکہ یہ صوبہ پہلے ہی سے بہت پسماندہ ہے، غربت اور بیروزگاری زیادہ ہے اور وفاقی حکومت کے اس فیصلے سے اس صوبے کے مسائل میں اور بھی اضافہ ہوگا، اسلئے وفاقی حکومت اس فیصلے کو واپس لے کر اس صوبے کو مزید ریلیف دے تاکہ یہاں صنعتی اور اقتصادی ترقی کو فروغ دیا جاسکے"۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the joint resolution moved by the honourable Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes'have it, the resolution is passed unanimously. Mr. Sanaullah Khan Miankhel, the honourable MPA, to please move his resolution No. 228. Mr. Sanaullah Khan Miankhel, please.

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: بہت مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔اس قرارداد کو پیش کرنے سے پہلے میں عرض کروں گا کہ اس میں کوئی ٹیکنیکل غلطی ہے، وہ سامنے نظر آئی ہے کہ ضلع کی باؤنڈری پر ہونے کی وجہ سے، بلکہ نہ ہونے کی وجہ سے، اس میں 'نہ' کا اضافہ کر دیا جائے کہ 'ضلع کی باؤنڈری پر نہ ہونے کی وجہ سے'۔ سر، اس کو پیش کرنے سے پہلے اگر اجازت دیں تو میں ایک قرارداد، اور خصوصاً یہ قرارداد یا ہماری جو قراردادیں نظر آ رہی ہیں، ٹھیک ہے، ہم حلقے کیلئے یا ان کو خوش کرنے کیلئے یہاں پر پیش کرتے ہیں، پھر ہمارا Concept بھی یہی بن رہا ہے، تو مرکزی حکومت کو جب بھیجتے ہیں یا ہماری حکومت یا مرکزی حکومت کو بھی قرارداد بھیجی جائے تو کم از کم وہ صوبائی اسمبلی کو اپنی قراردادوں کے متعلق آگاہ کرتے رہیں کہ اس میں کونسی Hitch ہے یا کونسی نہیں ہے، تو اس کیلئے میرے خیال میں اگر ہاؤس اتفاق کرے تو ہم ایک قرارداد بھیج دیں گے مرکزی حکومت کو کہ کم از کم ہمارے صوبے کو، جو کہ مرکز کی اکائی ہے اور ان قراردادوں کا ہمیں پتہ نہیں ہے کہ ردی کی ٹوکری میں جاتی ہیں یا ان پہ کوئی عمل بھی کیا جاتا ہے، میں اپنے فہم و فراست کے لوگوں سے یہی عرض کروں گا کہ اگر اس پہ قرارداد لے آئیں اور ان کیلئے اکٹھی قرارداد ہم بنا لیں اور اس میں میرے خیال میں مرکزی حکومت کو سفارش کریں کہ کم از کم ہماری قراردادوں کا ہمیں جواب مل سکے کہ اس پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں یا کیوں نہیں ہو رہا ہے؟ جناب سپیکر، وہ لکھنی پڑے گی اور اس میں ٹیکنیکل غلطی آئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ "یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ این ایچ اے کے اکثر ٹول پلازے جو کہ ضلعی حدود میں نہیں ہیں اور ان کے ضلعی حدود پر نہ ہونے کی وجہ سے مقامی اضلاع کے لوگ"۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): جناب سپیکر صاحب، تاسو او گوری جی چه د هاؤس کارروائی جاری ده او معزز ممبران صاحبان خپلو کښے لگیا دی۔

جناب قائم مقام سپیکر: عبدالاکبر خان، پیر صاحب، پلیز۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جیسا کہ نوشہرہ، کرک اور ڈیرہ اسماعیل خان وغیرہ میں جو بھی ٹول پلازے ہیں، اس وقت خاصکر میں ڈی آئی خان کا ذکر کروں گا، ان میں لوگ روزانہ، جہاں پر لگے ہوئے ہیں شہر کے نزدیک، اس طرح سے ہیں جناب والا، جہاں سے بائی پاس گزر رہا ہے وہاں پر ٹول پلازۂ ہے، میں اپنی قرارداد کو میرا خیال ہے کہ مکمل کر لوں۔ "اضلاع کے لوگ زمینداری، کچہری، تھانہ، سرکاری دفاتر، عدالتوں، ہسپتالوں، سکولوں، کالجوں اور غم و خوشی کے سلسلے میں روزانہ آنے جانے کا ٹیکس ادا کرتے ہیں، لہذا این ایچ اے نے سڑکوں پر جو ٹول پلازے تعمیر کئے ہیں، حکومت انہیں فوری طور پر ضلعی حدود پر شفٹ کرے تاکہ لوگ اس پریشانی سے محفوظ ہو سکیں، ان کو بچایا جا سکے"۔

اس سلسلے میں میں عرض کروں گا سر، قانونی طور پہ جو Defaulters ہیں کیونکہ یہاں پر شہر کے نزدیک آدھے فرلانگ پہ جو 'ویلجز' ہیں یا اس کے ساتھ ملحقہ ہیں اور جن 'ویلجز' میں یہ قائم کئے گئے ہیں، اس کے آدھے لوگ اس کو Pay کرتے ہیں اور آدھے لوگ فری آتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ این ایچ اے، وہ ہمارے رابطے تھے جو پراونس سے Take over کئے ہیں مرکزی حکومت نے اور ہمارے پاس اس کا Alternate ہی نہیں ہے، جیسا کہ ڈی آئی خان_ژوب کوئٹہ روڈ، جس طرح ہماری پشاور_ڈی آئی خان روڈ، اس طرح سے ڈی آئی خان سے ڈی جی خان روڈ، یہ تمام روڈز انہوں نے لی ہیں جو کہ پراونشل گورنمنٹ نے ان کو Acquire کیا تھا اور ان کے بنے ہوئے سٹرکچر جو ہیں، دوبارہ ان کو بنایا جا رہا ہے، ہمارے پاس اس کا کوئی Alternate بھی نہیں ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ ٹیکس ہم ضرور ادا کرنا چاہتے ہیں، ٹیکس کا جو اضافہ ہے اس کے اخراجات کے مطابق، اس کو بھی برداشت کرنے کیلئے اس صوبے کے عوام اور ڈی آئی خان کے عوام تیار ہیں لیکن بدقسمتی سے یہ ٹول پلازۂ جو کہ دو سالوں سے قائم ہے، وہاں پر ان ٹول پلازوں کا بوجھ ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے قومی نمائندوں کو آواز اٹھانی چاہیئے اور میں نے کئی دفعہ ان سے کہا ہے کہ ڈی آئی خان محصور ہے ٹول پلازوں کے درمیان، ادھر یونیورسٹی کے ساتھ ڈی آئی خان لگا دیا گیا ہے، روزانہ سٹوڈنٹس جو کہ بسوں میں سفر کرتے ہیں، یہ ایکسٹرا چارجز اور خاصکر Agriculturists جو کہ وہاں سے ہم ٹرالی کے ذریعے لاتے ہیں تو ہمارے اوپر جو ٹول پلازوں کا Heavy expenditure ہے، مہربانی کر کے اس میں کوئی ایسے اقدام کیلئے سفارش کی جائے کہ یہ جتنے بھی صوبے کے اندر ٹول پلازے ہیں، ماسوائے این ایچ اے کے اہم سٹرکچر کے کیونکہ اس کی فیس ہم ہر جگہ پہ ادا کرتے ہیں، جس طرح پشاور ضلع کی باؤنڈری میں ٹنل فیس ہے، اسی طرح سے تمام اضلاع میں یہی رولز Adopt کئے

جائیں اور یہ Unnecessary جو ٹول پلازے وہاں پر قائم کئے ہیں، بیشک فیس زیادہ کر دی جائے لیکن ضلعوں کی حدود پہ لی جائے تاکہ Deprivedness سے لوگ بچ سکیں۔ بہت بہت مہربانی، شکریہ۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Nighat Yasmin Orakzai, honourable MPA, not present, withdrawn. Mr. Mian Nisar Gul, honourable Minister for jail, Mr. Liaqat Shabab, honourable Minister for Excise & Taxation, Mr. Akram Khan Durrani, honourable Leader of Opposition, Major (Rtd) Basir Ahmad Khan, MPA, Mr. Israr ullah Khan Gandapur, MPA, Mr. Sher Afghan Khan, MPA, Syed Qalb-e-Hassan, MPA, Malik Qasim Khan Khattak, MPA, Mr. Gulistan Khan, MPA, Hafiz Akhtar Ali, MPA, Mufti Syed Janan, MPA, Dr. Iqbal Din, MPA and Major (Rtd) Latifullah Khan Alizai, MPA, to please move their joint resolution No. 243, one by one. Mian Nisar Gul Sahib, please.

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): جناب سپیکر، اگر اس پہ دو منٹ مجھے بولنے کی اجازت دیں تو میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا، ٹائم بھی کم ہے لیکن یہ پورے جنوبی اضلاع کا مسئلہ ہے۔ اصل میں جناب سپیکر، آپ دیکھ رہے ہیں کہ آج کل کے حالات میں لاء اینڈ آرڈر بہت مسئلہ بن رہا ہے From Peshawer to Kohat، آپ یقین کریں کہ جب کوہاٹ سے یا کرک سے یا بنوں سے یا ڈی آئی خان سے کوئی مریض ہو تو اس کو پشاور تک لانے کیلئے، اس کو وہاں سے اسلام آباد لانا پڑتا ہے، بہت تکلیف سے وہ پشاور پہنچ جاتا ہے۔ جناب سپیکر، میرا خیال ہے کہ ہم سب کی طرف سے، اپوزیشن لیڈر بیٹھے ہوئے ہیں، اگر وہ یہ قرارداد پیش کر لیں، ٹائم بھی کم ہے، میں اپنے آپ کو Withdraw کرتا ہوں کیونکہ یہ بھی ساتھ بیٹھے ہیں تو سب کا اکٹھا ایک مؤقف ہو جائے گا جنوبی اضلاع کا اور ہماری یہ بات مرکز تک پہنچ جائے گی۔ تھینک یو، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، یہ انتہائی اہم قرار داد ہے اور میں بھی اس حوالے سے بات کروں گا۔ چونکہ کوہاٹ سے لیکر ڈی آئی خان تک جتنے بھی اضلاع ہیں، اس کا ایک ہی راستہ ہے، جب پشاور آتے ہیں تو وہ ٹنل کے ذریعے آتے ہیں اور موجودہ حالات انتہائی تکلیف دہ ہیں، ٹنل بند ہوتی ہے اور پھر صرف یہ سدرن ڈسٹرکٹس کا بھی نہیں ہے، یہ مسئلہ ساؤتھ وزیرستان کا، نارتھ وزیرستان کا اور افغانستان کے ساتھ ابھی جو ہماری بزنس ہے، وہ سارے لوگ بھی اسی راستے پہ آتے ہیں۔ تو اسی کے حوالے سے ہم سب ممبران اسمبلی جو کہ سدرن ڈسٹرکٹس اور فاٹا سے تعلق رکھتے ہیں، نے یکجہتی سے یہ بات کی ہے اور میں قرار داد کے بعد خود بھی وفاقی گورنمنٹ سے انشاء اللہ اس پہ بات کروں گا، ارباب عالمگیر صاحب ہمارے این ایچ اے کے منسٹر ہیں، ان سے بھی انشاء اللہ گزارش کریں گے، اگر اجازت ہو تو میں یہ پیش کرتا ہوں۔

"کوہاٹ ٹنل کی صورتحال خراب ہونے کی وجہ سے جنوبی اضلاع کا سارا ٹریفک بغرض پشاور / اسلام آباد جانے کیلئے کوہاٹ سے نظام پور، خیر آباد روڈ استعمال کرتا ہے۔ مذکورہ کوہاٹ، نظام پور اور خیر آباد روڈ دفاعی لحاظ سے بھی ایک خاص اہمیت رکھتی ہے مگر اس کی موجودہ صورتحال اس قابل نہیں ہے کہ ٹریفک کے اس لوڈ کو بھی بہ آسانی برداشت کر سکے، تو Road user کو مختلف قسم کے مسائل اور خطرات سے دوچار ہونا پڑتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ کوہاٹ، نظام پور اور خیر آباد روڈ کو فوری طور پر ایف ایچ اے سے این ایچ اے کو Hand over کیا جائے اور ہنگامی بنیادوں پر اس کی ضروری دورویہ کشادگی اور پختگی یقینی بنا کر اسے ایک متبادل روڈ کے طور پر تمام موسموں کیلئے قابل استعمال بنایا جائے" اور اس میں جی ایک Amendment بھی، ساتھ چونکہ یہاں پہ ہم نے نہیں لکھا ہے، ہم نے بات کی تھی کہ جو ہمارا خوشحال گڑھ Brudge ہے جی، اس کی ابھی وہ حالت نہیں کہ وہاں پر اگر اس روڈ سے آپ جائیں گے، تو یہ Amendment بھی اگر کر لیں کہ "اس کے ساتھ ساتھ خوشحال گڑھ کو بھی شامل کیا جائے اور اس کی از سر نو تعمیر کی جائے کیونکہ وہ انتہائی خراب ہے اور پورے راستے میں بڑی تکلیف ہے"، تو Kindly اس میں اس کے ساتھ Amendment کی جائے اور میں گزارش کروں گا پورے ہاؤس سے کہ اس کو متفقہ طور پر پاس کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بصیر صاحب۔

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: سر، د دے نه مخکښے چه زهٔ دا قرار داد پیش کړم، لږ غوندے د دے وضاحت کول غواړم۔ سر، د بد قسمتئ نه چه کله په دے صوبه کښے د بد امنئ یا د دهشت گردئ فضا جوړه شوے ده نو تاسو به اکثر اوقات کتلی وی چه کوهاټ ټنل چه دے، هغه هر وخت بند وی، نتیجتاً زمونږ د ساؤتھ وزیرستان، د نارتھ وزیرستان د خلقو نه علاوه د کراچئ نه زمونږ د صوبه سرحد چه کوم ټریفک 'بائی روډ' روان وی، هغه د کوهاټ ټنل د وجے نه Divert کیږی او هغه د اسلام آباد، ترنول، فتح جنگ یا د نظام پور روډ استعمالوی۔ په دے وخت کښے سر، د نظام پور موجوده روډ چه کوم دے، دا د اسلام آباد او د فتح جنگ د روډ په نسبت باندے تقریباً لنډ هم دے او Defence point of view باندے هم یو خاص اهمیت لری، اکثر اوقات دغه روډ استعمالیږی خو د دے روډ موجوده حالت چه کوم دے، دا د دے قابل نه دے چه دومره غټ ټریفک دا برداشت کړی او د دے وجے نه خاصکر په باران کښے یا د شپے دغلته کښے خلقو ته چونکه مسافر 'سیریس' وی، هغوی ته ډیر تکلیف وی او ډیر مشکلات ورته پیش کیږی نو دغه مشکلاتو پیش نظر چونکه دا نه صرف د پی ایف 15 ضلع نوشهره یا د جنوبی اضلاع ځان ته مسئله ده بلکه زهٔ به دا اوګنړم او توقع لرم چه تاسو به په دیکښے اتفاق اوکړئ چه دا سړک د صوبے د پاره یو خاص اهمیت لری نو ضروری دا ده چه دا سړک د دو رویه پوخ کړے شی، د دے کارپټنګ د اوشی، Dual carriage way د جوړ کړلے شی چه د صوبے خلقو ته سهولت ورکړے شی او د دے مصیبت نه خلاص شی۔ نو ستاسو په اجازت باندے دا قرارداد پیش کوم۔

"جناب سپیکر صاحب، کوہاٹ ٹنل کی صورتحال خراب ہونے کی وجہ سے جنوبی اضلاع کا سارا ٹریفک بغرض پشاور / اسلام آباد جانے کیلئے کوہاٹ سے نظام پور، خیرآباد روڈ استعمال کرتا ہے، مذکورہ کوہاٹ، نظام پور اور خیرآباد روڈ دفاعی لحاظ سے بھی ایک خاص اہمیت رکھتی ہے مگر اس کی موجودہ صورتحال اس قابل نہیں ہے کہ ٹریفک کے اس لوڈ کو بہ آسانی برداشت کر سکے، نتیجتاً تمام Road users کو مختلف قسم کے مسائل اور خطرات سے دوچار ہونا پڑتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ کوہاٹ، نظام پور اور خیرآباد روڈ کو فوری طور پر ایف اتیچ اے سے این اتیچ اے کو Hand over کیا جائے

اور ہنگامی بنیادوں پر اس کی ضروری دو رویہ کشادگی اور پختگی یعنی Dual carriage way یقینی بنا کر اسے ایک متبادل روڈ کے طور پر تمام موسموں کیلئے قابل استعمال بنایا جائے اور خوشحال گڑھ Brudge کو بھی اس میں شامل کیا جائے، اس کی از سر نو تعمیر شروع کی جائے"۔

مسٹر سپیکر سر، په دے حلقه زۂ امجد آفریدی صاحب سره د وزیر اعلیٰ صاحب سره ملاؤ شوے وو دا خبره مو کړے وه، په دغه حلقه زۂ پخپله په ذاتی حیثیت کښے زمونږ متعلقه وفاقی وزیر عالمگیر صاحب سره هم ملاؤ شوے یم، هغوی هم راته یقین دهانی راکړے ده خو دا ضروری ده چه د دے اسمبلئ نه د دے د صوبے په سطح دا کیس Take up کړے شی۔ امید لرم چه د دے هاؤس ټول معزز ممبران، خویندے، وروڼړه ټول په دیکښے متفق وی او Unanimously به دا قرارداد چه دے، د پاس کولو کوشش به کوؤ۔ ډیره مهربانی، ډیره ډیره شکریه جی۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> مسٹر اسرار اللہ خان گنڈہ پور صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> شکریہ، سر۔ اس پہ میں بات کرنا چاہتا ہوں لیکن میری یہ گزارش ہے کہ یہ جو موسیٰ خانخیل شہید ہوا تھا سوات میں، اس کے حوالے سے بھی ایک قرارداد ہے جو کہ ایجنڈے پر نہیں ہے، ہمارے صحافی دوست۔۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> دے پسے، اس کے بعد، اس کے بعد۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> او۔کے، سر۔ "کوہاٹ ٹنل کی صورتحال خراب ہونے کی وجہ سے جنوبی اضلاع کا سارا ٹریفک بغرض پشاور / اسلام آباد جانے کیلئے کوہاٹ سے نظام پور، خیرآباد روڈ استعمال کرتا ہے، مذکورہ کوہاٹ، نظام پور اور خیرآباد روڈ دفاعی لحاظ سے بھی ایک خاص اہمیت رکھتی ہے مگر اس کی موجودہ صورتحال اس قابل نہیں کہ ٹریفک کے اس لوڈ کو بھی آسانی سے برداشت کر سکے، نتیجتاً Road users کو مختلف قسم کے مسائل اور خطرات سے دوچار ہونا پڑتا ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ کوہاٹ، نظام پور، خیرآباد روڈ کو فوری طور پر ایف اتیچ اے سے این اتیچ اے کو Hand over کیا جائے اور ہنگامی بنیادوں پر اس کی ضروری دو رویہ کشادگی اور پختگی یقینی بنا کر اسے ایک متبادل روڈ کے طور پہ تمام موسموں کیلئے قابل استعمال بنایا جائے"۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The motion before the House is that the joint resolution, with certain amendments, moved by the honourable

Ministers and Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mufti Kifayatullah, honourable MPA and other honourable MPAs, including Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move the resolution No. 245. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ مجھے جو قرارداد ملی ہے، یہ 245 نمبر ہے۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: یہ دوسری ہے۔

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان سوات میں 'جیو' ٹی وی اور 'دی نیوز' کے نمائندے موسیٰ خانخیل (مرحوم) کی ہلاکت کی پرزور مذمت کرتا ہے اور اس سفاکانہ کارروائی کو سوات میں قیام امن کیلئے کی جانے والی کاوشوں کے خلاف ایک سازش سمجھتا ہے۔ یہ اجلاس موسیٰ خانخیل شہید کے خاندان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ شہید کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موسیٰ خانخیل شہید کے بہیمانہ قتل کی تحقیقات پشاور ہائیکورٹ کے جج سے کرائی جائیں کیونکہ پولیس نے ابھی تک اس سلسلے میں ابتدائی تحقیقات بھی مکمل نہیں کیں۔ یہ ایوان حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ سوات سمیت دیگر شورش زدہ علاقوں میں کام کرنے والے صحافیوں کو تحفظ فراہم کرے۔

جناب عبدالاکبر خان: قرارداد پوری نہیں ہے۔

مفتی کفایت اللہ: میں عرض کر رہا ہوں نا، اصل میں یہ تمہید پڑھ رہا تھا اور یہ قرارداد پڑھ رہا ہوں۔ یہ ایوان سوات میں ایک عظیم صحافی، موسیٰ خانخیل کے بے رحمانہ قتل پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور ان کے قتل کو آزادی صحافت پر وار قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان ان کی صحافتی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور یہ کہ صحافتی ذمہ داری ادا کرنے والے صحافی بھائیوں کے تحفظ کیلئے ممکنہ اقدامات اٹھائے اور حکومت ان کے لواحقین کو کم از کم پانچ لاکھ روپے معاوضہ ادا کرے۔

سینئیر وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔

مفتی کفایت اللہ: ہاں، آپ Amendment لائے اس میں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس قرارداد پر دیگر ارکان اسمبلی بھی بات کرنا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں ہماری روایات ہیں کہ سیاسی جماعتوں کے نمائندے اس چیز کو ہاؤس میں پیش کرتے ہیں تو اسلئے ہمیں بھی اجازت دی جائے کہ ہم اس قرارداد کو پھر پیش کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ صوبائی اسمبلی سوات میں 'جیو' ٹی وی اور 'دی نیوز' کے نمائندے موسیٰ خانخیل (مرحوم) کی ہلاکت کی پرزور مذمت کرتی ہے اور اس سفاکانہ کارروائی کو سوات میں قیام امن کیلئے کی جانے والی کوششوں کے خلاف ایک سازش سمجھتی ہے۔ یہ اسمبلی موسیٰ خانخیل (مرحوم) کے خاندان سے دلی تعزیت کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ شہید کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، (آمین)۔ یہ اسمبلی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ موسیٰ خانخیل (مرحوم) کے بہیمانہ قتل کی تحقیقات پشاور ہائیکورٹ کے جج سے کرائی جائیں۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ تمہید ہے اور قرارداد۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ جو صحافیوں نے دیا تھا، سر، یہ تمہید تو نہیں ہے، یہ قرارداد ہی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ تمہید ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی قرارداد یہ ہے جو ہمارے پاس آئی ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں جو صحافیوں نے دی تھی، وہ یہی تھی۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ 245 کو پڑھا جائے تو میں اس کو پڑھ لیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، یہ 245 ایجنڈے پر ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ ایوان سوات میں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، پلیز آپ بیٹھ جائیں نا۔

مفتی کفایت اللہ: میں اس پہ عرض کرتا ہوں کہ یہ جس طرح کرنا چاہیں، وہ کریں لیکن طریقہ یہ ہوتا ہے، اصول یہ ہے کہ اگر کسی طرف سے کوئی بات آتی ہے اور وہ بات کرنا چاہتا ہے تو اس کی حوصلہ افزائی کی جائے، اس کو کریڈٹ دیا جائے۔ اگر میں پڑھ رہا ہوں اور آپ سب 'ہاں' کر لیتے ہیں تو یہ سب کی پراپرٹی ہے۔ اب اس میں یہ اسرار کرنا کہ اس کو One by one پڑھا جائے، اگر مشترکہ قرارداد ہے تو one

by oneہو، ورنہ بشیر بلور صاحب اور عبدالاکبر صاحب جب اس کی حمایت کر لیتے ہیں تو یہ پراپرٹی آف دی ہاؤس بن جاتی ہے، میرے خیال میں کریڈٹ کی بات نہیں ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں صحافی ہمارے پاس آئے تھے، ہم کوئی 'پوائنٹ سکورنگ' نہیں کر رہے ہیں، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): ہمارے مفتی صاحب بیٹھے ہیں، ایم ایم اے کی حکومت میں میں نے جتنی قراردادیں پیش کی ہیں اپنی طرف سے تو خواہ مخواہ ان کے لوگوں نے اس میں اپنے نام لکھوائے ہیں، چاہے میں نے یہ قرارداد پیش کی تھی کہ ایک دن پر مدینے، مکے کے ساتھ آپ روزہ رکھیں اور عید کریں، تو اس میں بھی انہوں نے ہمارے ساتھ دستخط کئے تھے، جو بھی میں نے پیش کی، ان پر سب نے دستخط کیے ہیں۔ آج ہم وہی بات کرتے ہیں، ہم کوئی فالتو بات نہیں کرتے۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، یہ بڑی اہم قرارداد ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر جو بھی سیاسی جماعت بیٹھی ہوئی ہے، ہم ضرور کریڈٹ دیں گے مولانا صاحب کو کہ انہوں نے اس کو Initiate کیا ہے لیکن اس کے اندر ہمیں وسیع النظری کا مظاہرہ کرنا ہو گا اور میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں ہر جماعت کو شامل کیا جائے اور اسی قرارداد کو پڑھیں اور اس کے بعد تمام جماعتوں کے جو قائدین ہیں، وہ اس کو پڑھیں تاکہ یہاں سے ایک میسج جائے، ہم اس قرارداد کو لیکر آگے جائیں تاکہ ہماری آواز جو ہے، وہ دنیا تک پہنچے اور یہ جو ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے، اس کا ازالہ ہو۔ اسلئے وہ پیش کریں گے اور اس کے بعد One by one ہم پیش کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ پیش کریں۔

سید محمد صابر شاہ: میں پیش کروں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی ہاں۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، شکریہ۔ "یہ ایوان سوات میں ایک عظیم صحافی، موسیٰ خانخیل کے بے رحمانہ قتل پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور ان کے قتل کو آزادی صحافت پر وار قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان ان کی

صحافتی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ صحافی ذمہ داری ادا کرنے والے بھائیوں کے تحفظ کیلئے ممکنہ اقدامات اٹھائے جائیں اور حکومت ان کے لواحقین کو کم از کم پانچ لاکھ روپے معاوضہ ادا کرے"۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: جناب عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: شکریہ۔ "یہ ایوان سوات میں ایک عظیم صحافی، موسیٰ خانخیل کے بے رحمانہ قتل پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور ان کے قتل کو آزادی صحافت پر وار قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان ان کی صحافتی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ صحافی ذمہ داری ادا کرنے والے بھائیوں کے تحفظ کیلئے ممکنہ اقدامات اٹھائے جائیں اور حکومت ان کے لواحقین کو کم از کم تین لاکھ روپے معاوضہ ادا کرے"۔

(قہقہے)

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: اچھا، سوری، "پانچ لاکھ"۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: جناب عطیف الرحمان صاحب۔

<u>جناب عطیف الرحمان</u>: "یہ ایوان سوات میں ایک عظیم صحافی، موسیٰ خانخیل کے بے رحمانہ قتل پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور ان کے قتل کو آزادی صحافت پر وار قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان ان کی صحافتی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ صحافی ذمہ داری ادا کرنے والے بھائیوں کے تحفظ کیلئے ممکنہ اقدامات اٹھائے جائیں اور حکومت ان کے لواحقین کو کم از کم پانچ لاکھ روپے معاوضہ ادا کرے"۔

<u>Mr. Acting Speaker</u>: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Acting Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Mrs. Shagufta Malik, honourable MPA, to please move her resolution No. 237. Mrs. Shagufta Malik, please.

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ موضع اکبرپورہ، ضلع نوشہرہ میں عرصہ دراز سے سوئی گیس کے پائپ بچھائے گئے ہیں جو اب زنگ آلود ہو چکے ہیں، جس سے علاقے کے لوگوں میں بے چینی پائی جاتی ہے، لہذا اس پر جلد کام شروع کرنے کی ہدایت کی جائے تاکہ لوگوں کو سوئی گیس کی سہولت مہیا ہو سکے"۔

مسټر سپیکر، تقریباً د نن نه دوه کاله مخکښے د ګیس پائپونه اچولی شوی دی په اکبر پوره علاقه کښے او هغه تر اوسه پورے زنګ شوی دی خو هغوی ته تر اوسه پورے د ګیس سهولت نه دے ورکړے شوے۔ دا تقریباً د جی ټی روډ نه دوه کلومیټره فاصله کښے دے، نو زما به ریکویسټ وی چه دا د ګیس سهولیات هغوی ته زر تر زره ورکړے شی ځکه چه د هغه علاقے خلق چه دی، هغه ډیر زیات محرومه دی او ګیس د هر کور ضرورت دے۔ تهینک یو۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Mrs. Tabassum Shams, honourable MPA, to please move her resolution No. 246. Mrs. Tabassum Shams, please.

محترمہ تبسم شمس: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ یونیورسٹیوں میں موجودہ طریقہ کار برائے داخلہ ایم فل GRE کا ٹیسٹ ہے جو شعبہ لسانیات کیلئے انتہائی نقصان دہ ہے، لہذا اس کو اسلامیات، سیرت، قرات اور لسانیات کے شعبے سے ختم کیا جائے۔"

سپیکر صاحب، میں تھوڑا ساExplainکرنے کی کوشش کرونگی۔ میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ GREکا جو ٹیسٹ ہے، یہ انتہائی پازٹیو ہو گا سب کیلئے لیکن اپنے دین اسلام کیلئے اور اپنی لینگوجز کیلئے جس میں Specially میں پشتو کا ذکر کرونگی اور اردو کا، ان کیلئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ یہ امریکہ کی طرز کا ایک سسٹم ہے جس کو سب نے بہت اچھے طریقے سے اپنایا ہے اور میرے خیال میں بڑی جلدی میں اپنایا ہے۔ تو میں اس پر نظر ثانی کرنے کی درخواست کرونگی اپنے منسٹر صاحب سے۔ میں ان سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ پلیز، اس پر دوبارہ ایک ریویو کریں، اس پر سب لوگوں کی رائے لیں کہ اگر یہ ہمارے اسلامیات کیلئے اور پشتو کیلئے پازٹیو ہے تو پھر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن برائے مہربانی آپ سب اس کو ایک دفعہ دیکھ لیں کہ یہ کیسا ہے، ہمارے کلچر کیلئے اور ہمارے اسلام کیلئے اور اس کے بعد آپ لوگ جو فیصلہ کریں گے، مجھے منظور ہو گا۔ تھینک یو جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: قاضی اسد صاحب۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جی میں گزارش کرتا ہوں کہ اس کو فی الحال پینڈنگ کر دیں، اس پر پوری ڈیٹیل سے بات کر لیں گے اور جو کچھ اس میں ہو سکا سر، اس سے اسمبلی کو آگاہ کر دیا جائے گا۔

محترمہ تبسم شمس: جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

محترمہ تبسم شمس: سر، اس کو فیکلٹی آف لینگو جز اور اسلامیات سے مبرا کیا جائے، میں سب کیلئے اپوز نہیں کر رہی ہوں، صرف اس کیلئے کر رہی ہوں کہ اسلامیات سے اس کو ہٹایا جائے، پشتو اور اردو سے اس کو ہٹایا جائے۔ شکریہ جی، بڑی مہربانی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی ہم دیکھ لیں گے، اگر ہو سکتا کیونکہ یہ ایک بڑا Decision ہے، اس میں یونیورسٹی کے ایم فل کے Criteria کی بات ہے، مجھے تھوڑی سی ڈیٹیل لانے دیں اس پر۔

Mr. Acting Speaker: As requested by the Minister concerned, the resolution is kept pending.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! زۂ یوه خبره کول غواړمه۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ثاقب اللہ صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ سر، تاسو ته به علم وی چه نن سحر زمونږه د دے خاورے په تاریخ کښے یو ډیر غلط فعل شوے دے، یو ډیره غلطه سانحه شوے ده، په هغے کښے دا ده چه دهشت گردو، غلطو عناصرو د رحمان بابا ادیره، د رحمان بابا مزار الوزولے دے۔ د هغے د پاره سر، مونږه یو مشترکه ریزولیوشن راوستے دے، زۂ به ریکویسټ کومه چه رول 124 لاندے رول 240 د 'سسپنډ' کړے شی جی چه مونږه یو مشترکه ریزولیوشن پیش کړو۔ هغه به زمونږه د ایوان د طرف نه، د اپوزیشن د طرف نه او د ټریژری بنچز د طرف نه یو یو مشر به ئے بیان کړی او مونږه به غواړو چه تاسو ئے پاس کړئ۔

جناب قائم مقام سپیکر: اجازت دے، د رول د Suspension ضرورت نشته دے۔ جناب بشیر احمد خان بلور صاحب! د رحمان بابا مزار کښے دا کوم-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زۂ به-----

جناب قائم مقام سپیکر: ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زمونږہ منسٹر صاحب تہ بہ زما ریکویسٹ وی جی، عبدالاکبر خان صاحب او یا بشیر بلور صاحب بہ د ټریژری بنچز نہ اووائی او اکرم خان درانی صاحب بہ د اپوزیشن طرف نہ اووائی جی، نو بیا بہ ئے مونږہ پیش کړو۔ عبدالاکبر خان یا بشیر بلور صاحب د اووائی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اکرم خان درانی صاحب، جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): شکریہ، جناب سپیکر۔"یہ ایوان عظیم عالم، عظیم صوفی اور پشتو کے عظیم شاعر عبدالرحمان بابا کے مزار کی بے حرمتی پر سخت غم وغصے کا اظہار کرتا ہے، بلاشبہ اسلام میں کسی بھی مزار یا مقبرے کی بے حرمتی کی ممانعت کی گئی ہے، اسی طرح مردہ گان کے جسدوں کی بے حرمتی کی بھی ممانعت کی گئی ہے، یہ اسمبلی اس غیر شرعی، غیر اخلاقی اور غیر قانونی فعل کی جتنی بھی مذمت کرے، وہ کم ہے۔ یہ اسمبلی صوبائی اور مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ اس عظیم صوفی اور شاعر عبدالرحمان بابا کے مزار کی دوبارہ تعمیر کیلئے موثر اقدامات ترجیحی بنیادوں پر اٹھائے۔ یہ اسمبلی صوبائی اور مرکزی حکومت سے اس امر کی بھی سفارش کرتی ہے کہ اس فعل میں ملوث انسانیت، مذہب، قانون اور اخلاقیات کے مجرموں کو فی الفور گرفتار کرکے ان تمام کو سخت سے سخت سزادی جائے"۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب عبدالاکبر خان، مسٹر عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جی، شجاع صاحب پڑھ لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب شجاع خان۔

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): شکریہ، جناب سپیکر۔"یہ ایوان عظیم عالم، عظیم صوفی اور پشتو کے عظیم شاعر عبدالرحمان بابا کے مزار کی بے حرمتی پر سخت غم وغصے کا اظہار کرتا ہے، بلاشبہ اسلام میں کسی بھی مزار یا مقبرے کی بے حرمتی کی ممانعت کی گئی ہے، اسی طرح مردہ گان کے جسدوں کی بے حرمتی کی بھی ممانعت کی گئی ہے، یہ اسمبلی اس غیر شرعی، غیر اخلاقی اور غیر قانونی فعل کی جتنی بھی مذمت کرے، وہ کم ہے۔ یہ اسمبلی صوبائی اور مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ اس عظیم صوفی اور شاعر عبدالرحمان بابا کے مزار کی دوبارہ تعمیر کیلئے موثر اقدامات ترجیحی بنیادوں پر اٹھائے۔ یہ اسمبلی، صوبائی اور مرکزی حکومت سے اس امر کی بھی سفارش کرتی ہے کہ اس فعل میں ملوث انسانیت، مذہب، قانون اور اخلاقیات کے مجرموں کو فی الفور گرفتار کرکے ان تمام کو سخت سے سخت سزادی جائے"۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب عاقل شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ (وزیر برائے کھیل، ثقافت): اجازت ہے جی؟ "یہ ایوان عظیم عالم، عظیم صوفی اور پشتو کے عظیم شاعر عبدالرحمان باباکے مزار کی بے حرمتی پر سخت غم وغصے کا اظہار کرتا ہے، بلاشبہ اسلام میں کسی بھی مزار یامقبرے کی بے حرمتی کی ممانعت کی گئی ہے، اسی طرح مردہ گان کے جسدوں کی بے حرمتی کی بھی ممانعت کی گئی ہے، یہ اسمبلی اس غیر شرعی، غیر اخلاقی اور غیر قانونی فعل کی جتنی بھی مذمت کرے، وہ کم ہے۔ یہ اسمبلی، صوبائی اور مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ اس عظیم صوفی اور شاعر عبدالرحمان باباکے مزار کی دوبارہ تعمیر کیلئے موثر اقدامات ترجیحی بنیادوں پر اٹھائے۔ یہ اسمبلی، صوبائی اور مرکزی حکومت سے اس امر کی بھی سفارش کرتی ہے کہ اس فعل میں ملوث انسانیت، مذہب، قانون اور اخلاقیات کے مجرموں کو فی الفور گرفتار کر کے ان تمام کو سخت سے سخت سزادی جائے"۔

Mr. Acting Speaker: Any other Member?

وزیر برائے کھیل، ثقافت: جناب سپیکر صاحب، چونکہ میں ابھی وہاں سے آیا ہوں تو میں ایک دو باتیں قرارداد کے علاوہ کرنا چاہونگا اس سے پہلے کہ قرداد منظور کریں تاکہ آپ کو بھی پتہ چل جائے کہ وہاں پر کیا ہوا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: فرمائیں۔

وزیر برائے کھیل: آج صبح پانچ بجے، وہاں پر باقاعدہ طور پر رات کو ڈائنامائٹ Lay out کیا گیا ہے اور وہ مختلف جگہوں پر چار یا پانچ ڈائنامائٹ لگائے گئے تھے جن میں سے ایک ابھی تک بلاسٹ نہیں ہو سکا۔ مزار کی پوزیشن یہ ہے کہ اس پر ایک Dome ہے اور نیچے وہ مزار کھڑا ہے اور بڑا خوبصورت نظارہ ہے اور آج سے دو ماہ پہلے حکومت افغانستان نے بھی ریکویسٹ کی تھی اور اس مزار کو انہوں نے Develop کیا تھا۔ اس میں انہوں نے سنگ مرمر کا کام کیا، تو میں چونکہ کلچر کا منسٹر ہوں، وہاں پر انہوں نے مجھے بلایا بھی تھا مگر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ مزار ارکیالوجی ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے جو کہ منسٹر ایجوکیشن کے پاس ہے، بہر حال اس وقت مزار کی پوزیشن یہ ہے کہ کسی بھی وقت وہاں پر حادثہ ہو سکتا ہے، وہ Collapse ہو سکتا ہے، شہید ہو سکتا ہے خدانخواستہ، تو Emergency basis پر، اس قرارداد کے ساتھ ساتھ جو بات بتائی گئی ہے، اس میں یہ سفارش کرتا ہوں کہ فی الفور اس کے اوپر کام شروع کیا جائے تاکہ کم از کم اس کو اس وقت Retain کرے اور اس پر دوبارہ کام شروع کیا جائے۔ اگر خدانخواستہ وہ مزار گر گیا تو کافی نقصان ہو گا کیونکہ بہت بڑی بلڈنگ ہے اور وہاں پر جو پولیس کے لوگ تھے، ان سے میں نے یہ کہا کہ یہاں سے پبلک کو کم از

کم ہٹا دیا جائے۔ بہرحال یہ آپ کے سامنے ہے سارا واقعہ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر Emergency basis کی بنیاد پر کام شروع کر دیا جائے۔

Mr. Acting Speaker: Thank you very much. Pir Sabir Shah Sahib.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زما یو بل ریکویسټ هم دے۔

سید محمد صابر شاہ: میں پہلے پیش کرلوں تو میرے خیال میں۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔"یہ ایوان عظیم عالم، عظیم صوفی اور پشتو کے عظیم شاعر عبدالرحمان بابا کے مزار کی بے حرمتی پر سخت غم وغصے کا اظہار کرتا ہے، بلاشبہ اسلام میں کسی بھی مزار یا مقبرے کی بے حرمتی کی ممانعت کی گئی ہے، اسی طرح مردہ گان کے جسدوں کی بے حرمتی کی بھی ممانعت کی گئی ہے، یہ اسمبلی اس غیر شرعی، غیر اخلاقی اور غیر قانونی فعل کی جتنی بھی مذمت کرے، وہ کم ہے۔ یہ اسمبلی، صوبائی اور مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ اس عظیم صوفی اور شاعر عبدالرحمان بابا کے مزار کی دوبارہ تعمیر کیلئے موثر اقدامات ترجیحی بنیادوں پر اٹھائے۔ یہ اسمبلی صوبائی اور مرکزی حکومت سے اس امر کی بھی سفارش کرتی ہے کہ اس فعل میں ملوث انسانیت، مذہب، قانون اور اخلاقیات کے مجرموں کو فی الفور گرفتار کر کے ان تمام کو سخت سے سخت سزا دی جائے"۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب عطیف الرحمان صاحب۔

جناب عطیف الرحمان: دے سره سره د مزار د سیکورټی بندوبست د اوشی، دا سے نه چه د هغه ټولے مقبرے نقصان اوشی جی چه بیا ښوک راشی او د رحمان بابا هغه کوم جسد خاکی چه دے، هغے ته څه نقصان اورسی یا نور څه اوشی، نو که د سیکورټی بندوبست ورته اوشو نو دا به ډیره بهتره وی جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما یو ریکویسټ دے جی په دیکښے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما ریکویسټ دا دے جی چه زمونږه په دے پیښور کښے چه چرته د صوفیاء کرامو مزارونه دی، دا نور دغه

دی، د دے د پارہ چہ ډائنامائټ ایږدی او دومرہ مضبوط سټرکچر چہ غورځوی نو هغوی پرے ښه مزیدارے درے څلور گهنټے تیرے کړے دی، هلته په مزار کښے کسان شته دے چه دغه ټائم باندے هغوی څه کول؟ دا معلومات کول پکار دی۔ دا جی د یو گهنټے ، د یو ورځ، د شپے خبره نه ده چه ډائنا مائټ ایږدی او دومره سټرکچر هغه تاسو ټولو کتلے دے ، هغه سټرکچر ته چه تاسو ډائنامائټ ایږدئ او بیا هغه پریوځی، هغه الوزی، په دیکښے به ډیرو کسانو ډیر څیزونه کتلی وی۔ زۀ ریکویسټ دا کومه جی چه دا قرارداد تاسو پاس کړئ او ورسره تاسو یو رولنګ هم ورکړئ چه د دے هاؤس یوه سپیشل کمیټۍ لاندے د دے رپورټ اوشی او مونږ ته پته اولګی چه دا ولے دا لس گهنټے ، هغه خو داسے ځائے نه دے چه پټ ځائے دے ، د رحمان بابا ادیره هم ده، هغے سره ټوله آباده علاقه ده، بیا هلته په مزار کښے به کسان وی، اماما ن دی، دا څنګه هغه وخت چه پینځه شپږ گهنټے کښے ورته ډائنامائټ ایږدی نو خامخا به خلقو ته پته لګی۔ بل جناب سپیکر صاحب، دغے سره زمونږه په دے ښار کښے په آبادو علاقو کښے ، په ټوله صوبه کښے په آبادو علاقو کښے ، د ښار په مینځ کښے مزارونه دی، د هغے مزارونو د پاره سیکورټی پکار ده۔ د هغے وجه دا نه ده چه مونږه دا وایو چه د قبر د پاره، د مزار، د مقبرے د پاره خو د هغے سره اوسیدونکی چه کوم ژوندی خلق دی، کورونه دی، د هغوی هم اوس ژوند په خطره کښے دے نو زۀ ریکویسټ کومه چه دا یهو سپیشل کمیټی د جوړه شی، هغه سپیشل کمیټی به د دے ټول Arrangements معلومات اوکړی چه څه Arrangements دی او څه کول پکار دی؟ ډیره مهربانی جی۔

<u>جناب محمد عالمگیر خلیل:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جی، عالمگیر خان۔

<u>جناب محمد عالمگیر خلیل:</u> ډیره شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، قرارداد هم پیش شو خو خبره دا ده چه د رحمان بابا مزار زما په حلقه پی ایف 6 کښے دے نو دا زما فرض جوړیږی، ما هم چکر وهلے دے خو غټه خبره دا ده چه تقریباً دوه میاشتے مخکښے نه د یو تنظیم د اړخه دے خلقو ته دا چټونه ملاویدل چه تاسو دا مزار خوشے کړئ او د هغے نتیجه نن پینځه بجے دا شوه چه عبدالرحمان بابا د ټولو

پښتنو، د ټول انسانیت، د هغوی شاعری که تاسو اوګورئ، د هغوی شاعری ټوله په قران او په احادیثو باندے ده، نو نن د افسوس مقام دے چه د رحمان بابا غوندے شخصیت، د هغه مزار هم محفوظ پاتے نه شو نو زهٔ، څنګه چه ثاقب خان اووئیل، زهٔ به هم دا اووایم چه د دے ایوان یوه کمیټی د جوړه شی، د دے تحقیقات د اوشی او بله غټه خبره دا ده چه د هر څه د پاره فنډ مختص کیدے شی نو زهٔ د دے ایوان د طرف نه صوبائی حکومت او مرکزی حکومت ته یو درخواست کومه چه د رحمان بابا مزار د پاره د فنډ مختص کړی چه څومره زر کیدے شی۔ دا زما یو خواست دے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب قاضی اسد صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: شکریہ، جناب سپیکر۔ سر، یہ بڑا افسوسناک واقعہ ہے، ہم نے Already اس کی انکوائری شروع کر دی ہے، ڈائریکٹر اس وقت بھی مزار پر موجود ہیں اور ہم Already اس چیز کا پتہ کر رہے ہیں کہ جو تنخواہ لینے والے ہمارے ملازمین موجود ہیں، ان کی موجودگی میں یہ واقعہ کیوں پیش آیا؟ اور اس کی 'ری کنسٹرکشن' کیلئے بھی ہماری کوشش ہے کہ فوری طور پر اس کو دوبارہ تعمیر کیا جائے اور اس کیلئے سپیشل فنڈز Arrange کیے جائیں۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members and Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Now the sitting is adjourned till 10.00 a.m. of tomorrow morning. Punctuality is must.

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 6 مارچ 2009 بروز جمعہ صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)